تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

ہستم سگ آستان
عبدالقادر

رضی اللہ تعالٰی عنہ

گُل چُنیدہ

حافظہ
فاطمہ بتول

فرمان الٰہی

سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

(یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔

ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں، یہ تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ سن رکھو کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب خدا ہی کے (بندے اور اس کے مملوک) ہیں اور یہ جو خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں وہ (کسی اور چیز کے) پیچھے نہیں چلتے۔ صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں، وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور روز روشن بنایا (تاکہ اس میں کام کرو) جو لوگ مادۂ سماعت رکھتے ہیں ان کیلئے ان میں نشانیاں ہیں (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا ہے (اس کی ذات اولاد سے) پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اے افترا پردازو) تمہارے پاس اس (قول باطل) کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم جانتے نہیں، کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہیں پائیں گے۔

(ان کیلئے) جو فائدے ہیں دنیا میں (ہیں) پھر ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اس وقت ہم ان کو عذاب شدید (کے مزے) چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے اور ان کو نوح علیہ السلام کا قصہ پڑھ کر سنا دو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہے تو میں تو خدا پر بھروسا رکھتا ہوں، تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری تمام جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا۔ میرا معاوضہ تو خدا کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں۔

(سورۂ یونس: آیات ۶۲ تا ۷۲)

اعلامیہ

لجپال لجپال
پیر سیال پیر سیال

بھلوں کو بھلی لاج

بحکم غریب نواز حضور امیر شریعت، نائب شیخ الاسلام خواجہ محمد حمید الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام تقریب آستانہ مقدسہ سیال شریف

بوقت 12:30 بجے دن بتاریخ 19 ذیقعدہ 1440 ہجری مطابق 23 جولائی 2019ء بروز منگل

اشاعت وارث نسبت پیر سیال ضیاء چشت حضرت خواجہ محمد ضیاء الحق سیالوی سجادہ نشین آستانہ مقدسہ سیال شریف کے حکم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الرسل و خاتم النبين وعلىٰ اله واصحابه واولياء امته وعلماء ملته اجمعين وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد !

الحمد للہ! ہم اہلسنت وجماعت اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو اس کا ہم سر نہیں ٹھہراتے۔ اللہ کریم کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ ومبرا اور تمام عظمتوں کا مالک سمجھتے ہیں تمام کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ حیات بعداز موت، حشر ونشر، جنت ودوزخ کو حق سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ انبیاء ورسل سے افضل واعلیٰ سمجھتے ہیں اور سابقہ تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بے پناہ محبت کو جزوایمان سمجھتے ہوئے انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں انہیں خلیفہ اول بلافصل خلیفۃ الرسول برحق مانتے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی برحق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین کو خلیفہ ثالث برحق اور مولائے مرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ رابع برحق مانتے ہیں اور اسی ترتیب سے ان میں افضلیت تسلیم کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی عزت وعظمت کے خلاف اشارے، کنائے یا صراحت کے ساتھ طعن وتشنیع کرنے والے کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں اور اسی طرح اہلبیت اطہار سے بغض رکھنے والے ہر شخص کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں کف لسان (خاموشی) اور ان کے فضائل ومناقب کے بیان کو شعار ایمان (نشانی) سمجھتے ہیں۔ یہ تمام عقائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ (۱) آئمہ اہل بیت اطہار، اجلہ تابعین (۲) آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل (۵) امام شافعی (۶) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (۷) حضرت داتا گنج بخش (۸) حضرت امام غزالی (۹) شیخ محی الدین ابن العربی (۱۰) امام عبدالوہاب شعرانی (۱۱) شیخ فرید الدین عطار (۱۲) حضرت مجدد الف ثانی (۱۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۴)۔ حضرت الشاہ احمد رضا محدث بریلی (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ (۱۶) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۷) حضور خواجہ خواجگان بہار چشت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی (۱۸) قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی (۱۹) اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے اجلہ علماء ومشائخ سے ثابت ہیں ان عقائد کا مفصلاً تذکرہ اہلسنت کے عقائد کی کتب معتبرہ مثلاً فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ کتاب الابانہ، شرح العقائد، النسفیہ وغیرہ میں موجود ہیں اور انہیں عقائد پر ماتریدیہ اور اشاعرہ کا اتفاق ہے۔ پوری امت کی طرح یہی عقیدہ مشائخ چشت علیہم الرضوان کا بھی ہے اور اسی عقیدے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اعلامیہ کے طور پر آستانہ مقدسہ سیال شریف کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے تاکہ مریدین ومتوسلین اور خلفاء اور عوام اہلسنت کے لئے سند رہے۔

۱. تکمیل الایمان ۲. التعرف ۳. فقہ اکبر ۴. موطا امام محمد ۵. النست للنظام ۶. مرام الکلام ۷. غنیۃ الطالبین ۸. کشف المحجوب ۹. احیاء العلوم ۱۰. فتوحات مکیہ
۱۱. الیواقیت والجواہر ۱۲. منطق الطیر ۱۳. مکتوبات شریف ۱۴. تکمیل الایمان ۱۵. فتاوی رضویہ ۱۶. فتاوی عزیزیہ ۱۷. غذا المحبین ۱۹. مراۃ العاشقین ۲۰. انوار قمریہ

اعلامیہ پڑھنے کی سعادت پیر محمد معظم الحق معظمی سجادہ نشین خانقاہ معظم آباد شریف سرگودھا نے حاصل کی۔

سبحان اللہ شانِ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ

محبوب تاجدار مکی مدنی نورِ نظر حیدرؓ وشاہ زمنی
سروِ چمنستان حسین و حسنؓ لخت جگر فاطمہؓ اے حضرت غوثؓ

ترجمہ: اے غوث پاکؓ! آپ مکی مدنی تاجدار کے محبوب، حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے نورِ نظر، سیدہ زہرہ اسلام اللہ علیہا کے لخت جگر، گلزارِ حسنین علیہما الرضوان کے سرو اور شاہ زمن ہیں۔

سرخیل مشائخ کبیر آمدہ ای درکسوت خسروی فقیر آمدہ ای
دستم برگیر! دستگیر آمدہ ای عبدالقادر! بحق جدِّ الحسنینؓ

ترجمہ: اے غوث پاکؓ! آپ مشائخ عظام کے سردار اور لباس شاہی میں پیشوائے فقر ہیں، جدِ حسنینؓ کے صدقے میری دستگیری فرمائیں کہ آپ کا لقب دستگیر ہے۔

سالک، بہ در غوث جلیؓ می آید چوں موج قبول ازلی می آید
از گلشن او بوئے علیؓ می آید آں تاجور فقر و امیر بغداد

ترجمہ: جب ازلی قبولیت کی لہر موافقت اٹھتی ہے تو (اس وقت خوش نصیب) سالک کو حضرت غوث اعظمؒ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں رسائی میسر آجاتی ہے۔ آپؒ فقر کے تاجدار اور شہنشاہ بغداد ہیں، آپ کے گل کدہ سے بوئے علیؓ آتی ہے۔

قسمت رسدم ز خوان عبدالقادرؒ ہستم سگ آستان عبدالقادرؒ
سبحان اللہ! شان عبدالقادرؒ گفتا قدمم بہ گردن اقطاب است

ترجمہ: میں آستان غوث پاکؒ کا سگ اور آپؒ کے خوانِ کرم کا زلہ خوار (بچا کھچا کھانے والا) ہوں۔ سبحان اللہ! زے شان و شوکت، آپؒ کا ارشاد مبارک ہے کہ میرا قدم تمام اقطاب زمانہ کی گردن پر ہے۔

سید نصیر الدین نصیر گیلانی (گولڑہ شریف)

قصیدہ غوثیہ

سقانی الحب کاسات الوصال　　　فقلت لخمرتی نحوی تعالی
عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے پس میں نے شراب سے کہا کہ اور میری طرف آ

سعت و مشت لنحوی فی کؤوس　　　فھمت بسکرتی بین الموالی
ساغر پہ ساغر میرے پاس آتے رہے پس میں نے انہیں یاران محفل کے ہمراہ عالم مستی میں نوش کیا

وقلت لسائر الاقطاب لموا　　　بحانی وادخلوا انتم رجالی
میں نے سارے اقطاب سے کہا کہ آؤ میرے سلسلے میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفقاء ہو

وھیموا واشربوا انتم جنودی　　　فساقی القوم بالوا فی ملالی
ہمت کرو او رجام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو کیونکہ ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھر رکھے ہیں

شربتم فضلتی من بعد سکری　　　ولا نلتم علوی واتصالی
میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کچی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبے اور مقام قرب کو نہ پا سکے

مقامکم العلی جمعا ولکن　　　مقامی فوقکم مازال عالی
اگرچہ تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بہت بلند ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا

انا فی حضرۃ التقریب وحدی　　　یصرفنی وحسبی ذوالجلال
میں بارگاہ عالی میں یکتا و یگانہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے، وہی میرے لیے کافی ہے

انا البازی اشھب کل شیخ　　　ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی
میں تمام مشائخ کے درمیان ایسا ہوں جیسا باز اشہب پرندوں میں، مردان خدا میں سے کون ہے بتلاؤ جو میری مثل ہو

کسانی خلعۃ بطراز عزم　　　و توجنی بتیجان الکمال
اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے

واطلعنی علی سر قدیم　　　وقلدنی واعطانی سؤالی
اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم سے آگاہ کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا او رجو کچھ میں نے مانگاوہ عطا کیا

وولانی علی الاقطاب جمعا　　　فحکمی نافذ فی کل حال

اور مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے

ولو القیت سری فی بحار لصار الکل غورا فی الزوال

اگر میں اپنا راز سمندروں پر ڈالوں تو سب کا پانی جذب ہو کر خشک ہوجائے اور ان کا نشان بھی باقی نہ رہے

ولو القیت سری فی جبال لدکت وختفت بین الرمال

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر ریت میں مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ ہو

فلو القیت سری فوق نار لخمدت وانطفت فی سر حال

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے

ولو القیت سری فوق میت لقام بقدرۃ المولیٰ مشی لی

اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو اور چلنے لگے

وما منها شهور او دهور تمر و تنقضی الا أتی لی

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں بلا شک وہ میرے پاس ہو کر گزرتے ہیں

و تخبرنی بما یأتی و یجری و تعلمنی فأقصر عن جدالی

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں، اے منکر کرامت جھگڑے سے باز آ

مریدی لا تخف اللہ ربی عطانی رفعة نلت المنالی

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیتا ہوں

طبولی فی السماء والارض دقت وشاؤس السعادۃ قد بدالی

میرے نام کے ڈنکے آسمانوں اور زمین میں بج رہے ہیں او رنیک بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی و وقتی قبل قلبی قد صفالی

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر فرمان ہیں اور پیدا ہونے سے قبل ہی میرا وقت اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ کر دیا تھا

نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلة علی حکم اتصالی

میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو دیکھا تو سب مل کر رائی کے دانے کے برابر دکھائی دیے

و کل ولی له قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبی کریم ﷺ کے قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں

درست العلم حتی صرت قطبا　　　و نلت السعد من مولی الموالی

میں علم سیکھتے سکھاتے قطب بن گیا اور یہ سعادت مجھے فضل الٰہی سے حاصل ہوتی ہے

فمن فی اولیاء اللہ مثلی　　　و من فی العلم و التصریف حالی

پس اولیاء اللہ میں کون ہے جو میرے مثل ہے اور کون ہے جو علم اور تصرف میں میری ہمسری کرے

رجالی فی ھواجر ھم صیام　　　و فی ظلم اللیالی کا اللآل

میرے مرید موسم گرما میں روزے رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (نور عبادت) سے موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

مریدی لا تخف واش فانی　　　عزوم قاتل عند القتال

اے میرے مرید کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کرنے والا ہوں

انا الجیلی محی الدین اسمی　　　و اعلامی علی راس الجبال

اے میرے مرید کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کرنیوالا ہوں

انا الجیلی محی الدین اسمی　　　و اعلامی علی راس الجبال

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

انا الحسنی و المخدع مقامی　　　و اقدامی علی عنق الرجال

میں امام حسن کی اولاد سے ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہیں

و عبد القادر المشھور اسمی　　　و جدی صاحب العین الکمال

اور عبدالقادر میرا مشہور نام ہے اور میرے نانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرچشمۂ کمال ہیں

★ شیخ بقا بن بطوؒ نے فرمایا کہ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تمام مریدوں کو نیک بختوں کے لشکر میں دیکھا کہ ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہیں۔ شیخ بقا بن بطو سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ سے دریافت کیا کہ حضور آپ کے مریدوں میں پرہیزگار بھی ہوں گے اور گنہگار بھی۔ آپ نے فرمایا کہ پرہیزگار میرے لیے اور گنہگاروں کیلئے میں ہوں۔

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصائد شریفہ میں اپنے مریدوں کے بارے میں فرمایا ہے: اے میرے مرید سرشار عشق الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے پرواہ ہو اور جو چاہے کر کیونکہ تیری نسبت میرے نام سے ہے جو بہت بلند ہے۔ اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے جس سے میں اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیتا ہوں۔ اے میرے مرید کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں نہایت ثابت قدم اور

دشمن کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ میں اپنے مرید کا نگہبان ہوں جس چیز سے وہ ڈرے اور میں ہر برائی اور فتنے سے اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ میرا مرید جب مشرق ومغرب میں ہو، میں اس کی مدد کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو۔ اے میرے مرید تو ہمارے وعدوں کا محافظ ہو جا میں بروز قیامت میزان پر حاضر ہو جاؤں گا (مدد کیلئے) اے میرے مرید میری ہمیشگی کے ساتھ تجھے عزت بلندی اور احترام کی زندگی مبارک ہو اور میرے مرید مشرق یا مغرب چڑھے ہوئے دریا تلے بھی مجھ کو پکارے تو میں اس کی دستگیری کرتا ہوں، خواہ وہ دوش ہوا پر ہو۔ میں ہر خصومت کے واسطے قضا کی تلوار ہوں۔ میں حشر میں اپنے مرید کی شفاعت کرنے والا ہوں، اپنے رب کے پاس پس میری بات رد نہ کی جائے گی۔

بہاء الدین ملتانی کند ہر دم ثنا خوانی

★ بے کساں راکس اگر جوئی تو در دنیا و دیں　　ہست محی الدین سید تاج ارباب یقیں

ترجمہ: اگر تو دین ودنیا میں بے کسوں کے کسی فریادرس کا جویا ہے، تو تجھے ایسی ذات حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی نظر آئے گی، جو اہل یقین کے تاجدار اور سردار ہیں۔

اولیاء اولین و آخرین سربائے کود　　زیر پالش می نہند از حکم رب العالمین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت متقدمین ومتاخرین اولیائے عظام اپنی گردنیں حضرت کے قدموں تلے رکھتے ہیں۔

ثمرۂ باغ نبیؐ و میوہ شاخ علیؓ　　سرو بستان حسنؓ، آں سرور دنیا و دیں

ترجمہ: دنیا ودیں کے وہ سردار، گلستان نبوت کا ثمر، نسل حیدریؓ کا میوہ اور حسنی گلزار کے سرو ہیں۔

نور گلزر حسینؓ آں جوئبار رحمتش　　پیر پیراں، پیر من، محبوب رب العالمین

ترجمہ: پرودگار عالمیاں کے محبوب، میرے مرشد، پیروں کے پیر، گلستان شبیر کے نور اور ان کی رحمت کی جوئے رواں ہیں۔

نیست و ہر دو جہاں ملجائے من جز و رگہت　　الکرم یا باز اشہب، الکرم یا محی دیںؒ

ترجمہ: آپ کی بارگاہ کے سوا دونوں جہانوں میں میرا کوئی ملجاؤ ماؤی نہیں، اے باز اشہب (بلند پرواز سفید باز) اے محی الدینؒ آپ کرم فرمائیں۔

ہر کسے نازو بہ کس الا بہاء الحق ز دل　　می فروشد در رہت از صدق دل ایمان و دیں

ترجمہ: ہر شخص کو کسی نہ کسی پر ناز ہوتا ہے، مگر بہاؤالدین صدق دل سے دین وایمان آپ کی راہ میں نچھاور کرتا ہے۔

(از کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء)

ولہ ایضاً

بہاء الدین ملتانی کند ہر دم ثنا خوانی — کہ تو محبوب سبحانی و محی الدین جیلانیؒ

ترجمہ: بہاء الدین زکریا ملتانی ہر لحہ آپ کی ثنا کرتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ تو محی الدین جیلانی اور محبوب سبحانی ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ

★ اللہ کے محبوب اور مرتضٰی بندے جنہیں عرف عام میں ''اولیاء'' کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے وہ جادۂ حق، صراط مستقیم، آیۂ رحمت اور سراپا یمن و برکت ہوتے ہیں، جن کے دم قدم سے بزم ہستی قائم اور بہار آشنا ہوتی ہے، لوگ ان کے فیض صحبت سے دلوں کی زندگی حاصل کرتے اور دنیا کی مرادیں پاتے ہیں، ان کی نگاہ کیمیا اثر سے بگڑی بناتے اور قسمت سنوارتے ہیں، نبوت کا قرب وحضور حاصل کرتے اور حقیقت و معرفت کے نادیدہ جہاں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اس لیے اہل سعادت پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ مقام ولایت کے حقوق پہچانیں، اس کی عظمتوں اور تقاضوں سے آگاہ ہوں تا کہ بھول کر بھی کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں جو ان کے مقام و مرتبہ سے فروتر ہو، کیونکہ اللہ والوں کی بارگاہ کی بے ادبی اور زہر ہلاہل ہے، جو جسم و جاں ہی نہیں بلکہ ایمان کو بھی معرض خطر میں ڈال دیتا ہے اور انسان کیلئے روحانی ارتقاء کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ راہ حق کے مسافروں اور نیک بخت لوگوں کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ اہل اللہ کی عداوت، مخالفت اور دشمنی حرام ہے، ان کے بارے میں اپنے دل میں بدگمانی اور سوءِ ظن کو جگہ دینا ناجائز ہے، اگرچہ مفسدوں اور فتنہ پردازوں سے کوئی دور خالی نہیں رہا اور کوئی عزت دار پگڑی ان کی زبان کی زد سے نہیں بچ سکی، لیکن اہل دل کہتے ہیں ایسے کور باطنوں کو یہ جواب دے کر خاموش ہو جانا چاہیے۔

ان کنت لا تدری نتلک مصیبۃ وان کنت تدری نالمصیبۃ اعظم

''اگر تو کچھ نہیں جانتا تو یہ ایک مصیبت ہے اور اگر تو جانتا ہے تو پھر اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں (کہ دانستہ تو حقائق سے سرف نظر کر رہا ہے)''

ہم اس کتاب میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مقامات و منازل، کشف و کرامات، تصرفات و کیفیات اور دیگر اقدار روحانی پر حقائق و دلائل کی روشنی میں اس انداز سے گفتگو کریں گے کہ سب کچھ عیاں ہو جائے گا اور غوثیت کبریٰ کی شان، اپنی دلربائیوں کے ساتھ، آنکھوں کے سامنے اجاگر ہو جائے گی اور کسی وجہ سے دل کا آئینہ مکدر بھی ہوا تو وہ صاف شفاف ہو جائے گا۔ بے شک مقام غوثیت سے آگاہی، آنکھوں کی ٹھنڈک، جسم و جاں کی تازگی اور روحوں کی توانائی ہے۔ اللہ پاک ہمیں سب کچھ حقائق کی روشنی میں بیان کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مبارک شخصیت، شان غوثیت کبریٰ، کرامات اور تعلیمات کے مختلف گوشوں پر بڑے مدلل اور سلجھے ہوئے انداز میں روشنی ڈالیں گے، اگر چہ یہ ایک بحر نا پیدا کنار ہے، تاہم ہم کوشش کریں گے کہ آپ کی شخصیت و مرتبے کے کچھ پہلو اجاگر ہو جائیں اور قاری آپ کے روحانی پائے اور قدر و منزلت سے کسی حد تک واقف ہو جائے اور جان لے کہ آپ بے مثل ہستی اور بہت ہی اونچی شان کے مالک ہیں، جس کو سمجھنا حد ادراک سے باہر ہے۔

1. خصائص غوثیت:

خصائص غوثیت بے شمار ہیں، اس لیے ہم منتخب خصائص ہی پر تبصرہ کریں گے۔

2. علم و معرفت:

مقام غوثیت کی پہلی حیرت انگیز خصوصیت، غیر کسبی، روحانی اور وہبی علوم و معارف ہیں جو عام اور معروف روش سے ہٹ کر انہیں عطا کیے جاتے ہیں، ہوتا یوں ہے کہ فرشتہ اسرار و معارف ان کے دل پر القاء کرتا ہے، یہ اس طرح غیر مادی ذریعہ سے وہ کچھ جان لیتے ہیں جو پہلے انہیں حاصل نہیں ہوتا۔

چونکہ نبی کے دل پر بھی فرشتہ ہی نازل ہوتا ہے اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ نبی اور ولی کے دل پر القاء میں کیا فرق ہے؟

نبی کے دل پر جب فرشتہ نازل ہوتا ہے تو وہ اسے دیکھتا بھی ہے اور اس کی آواز بھی سنتا ہے، وہ باقاعدہ نبی سے ہمکلام ہوتا ہے اور رب کا کلام الہام کرتا ہے۔ اس کے برعکس ولی، صرف فرشتے کو دیکھتا ہے یا اس کا کلام سنتا، بیک وقت دونوں چیزیں اسے حاصل نہیں ہوتیں۔

ولی کو یہ مقام و مرتبہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ علی وجہ البصیرت، لوگوں کو دعوت الی اللہ دے اور جو کچھ بتائے وہ اُس کا دیکھا ہوا ہو، تا کہ وہ یقین و اعتماد کی تمام تر کیفیات کیساتھ عوام میں تبلیغ و اصلاح کا فریضہ انجام دے سکے۔

علی وجہ البصیرت دعوت اور اولیاء پر نزول ملائکہ کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔

قل هذهِ سبيلي ادعو الى الله على بصيرة انا و من اتبعني

''فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے، میں علی وجہ البصیرت دعوت الی اللہ دیتا ہے، میں بھی، اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میری پیروی کی۔''

ان الذين قالو ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ اس دعوے پر قائم قدم رہے، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔''

لهم البشرى في الحياة الدنيا و في الآخرة

''ان کیلئے بشارت ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

یہ بشارت انہیں فرشتے دیتے ہیں، اگر چہ اہل ایمان کو بوقت موت یہ مژدہ جانفزا سنایا جاتا ہے۔ تاہم ایسے باکمال لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں موت سے بہت پہلے ہی اس آسمانی بشارت سے خود سند کر دیا جاتا ہے۔ کسی وقت یوں ہوتا ہے کہ فرشتے کے واسطہ کے بغیر کوئی بات ولی کے دل میں ڈال دی

جاتی ہے، کبھی تو وہ اس غیر معمولی اور نشاط انگریز کیفیت کو محسوس کر لیتا ہے اور بے حد محفوظ ہوتا ہے، مگر کبھی اسے پتہ نہیں چلتا لیکن جب سینے میں حقائق ومعارف کے امڈتے ہوئے طوفان محسوس کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ از خود بہت سی اشیاء کا علم ہو گیا ہے تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہے، اس وقت میرے دل کی عجیب کیفیت ہے، میں اچانک وہ کچھ جان گیا ہوں جو مجھے پہلے معلوم نہیں تھا۔ اس کیفیت کو الہام ربانی کہتے ہیں۔

اسمع فی زمن مجاھدتی تائلا یقول یا عبدالقادر ما خلقتک للنوم قد احبناک ولم تک شیئا فلا تغفل عنا

''مجاہدہ وریاضت کے زمانے میں ایک آواز سنا کرتا تھا، جیسے کوئی کہہ رہا ہو، اے عبدالقادر! میں نے تجھے نیند کیلئے پیدا نہیں کیا۔ تو اس وقت سے ہمارا محبوب ہے، جبکہ تو موجود بھی نہیں تھا، اس لیے ہم سے غافل نہ ہو۔''

آپ فرماتے ہیں، کبھی مجھے یہ آواز سنائی دیتی تھی۔

یا عبدالقادر ! اصطفیتک لنفسی

''اے عبدالقادر! میں نے تجھے اپنے لیے چن لیا ہے۔''

امت میں ایسے مقام ومرتبے پر فائز افراد کو موجود ہونا محال نہیں، کیونکہ حضور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خود اس مرتبہ علیا پر فائز تھے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی امتوں میں بھی ایسے افراد ہوتے تھے، انہیں ''محدثون'' کہا جاتا تھا۔ میری امت میں عمر اس مرتبے کا مالک ہے۔

2. فیضان صحبت:

مقام غوثیت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ان کے وہبی علوم ومعارف اور اسرار واثرات ان کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔

ایک باصفا مرد کامل فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی نحوی، منطقی یا حساب دان کے پاس بیٹھے، تو صرف بیٹھنے اور ان کا ہم نشین بننے سے وہ ان کی اصطلاحات اور علوم وفنون سے واقف نہیں ہو جاتا، تا آنکہ وہ اسے سمجھائیں، مگر صفا پیشہ صوفیائے کرام کا طبقہ ایک ایسا منفرد طبقہ ہے جو حیرت انگیز روحانی اثرات رکھتا ہے، جو شخص ان کا ہم نشین بن جائے وہ نہ صرف ان کے علوم واصطلاحات سے واقف ہو جاتا ہے بلکہ دل کی کشاد کے باعث خود کو ان ہی میں سے محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور باقاعدہ مباحث میں حصہ لیتا ہے۔

جسے غوث زماں کی صحبت اور ہم نشینی میسر آ جائے، اس کا حال عام صوفیائے کرام کی صحبت سے بہت مختلف اور بہت بلند ہوتا ہے۔ اس کے سینے میں عارف یوں ٹھاٹھیں مارتے ہیں جیسے اندر سمندر موجزن ہوں، وہ محض فیض صحبت سے عالم وعارف، مقرب ومقبول اور دانا وبینا بن جاتا ہے۔

3. موت کے بعد عرفان:

مقام غوثیت کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اہل دنیا اس کی حقیقت کے ادراک سے قاصر ہوتے ہیں، وہ مرتبہ غوثیت پر فائز ولی کو اپنی مادی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، اپنے کانوں سے اس کا کلام بھی سنتے ہیں، مگر ان کے دماغوں میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اس ولی کے بلند وبالا مرتبے اور قرب وحضور کی منزلتوں کو بھی سمجھ سکیں۔

وجہ یہ ہے کہ غفلت وشہوات، اور حرص وحسد وغیرہ کے پردے ان کے دلوں پر پڑ ہوتے ہیں، اس لیے ان میں یہ استعداد ہی نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کی عظمت کا ادراک کر سکیں۔

قرآن پاک میں اس حقیقت کی یوں نشاندہی کی گئی ہے:

وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون

''اور تم دیکھتے ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہیں نہیں دیکھ رہے ہیں۔''

کافر لوگ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھتے تھے، مگر چونکہ مقام ومرتبہ سے ناآشنا ہے، اس لیے قرآن پاک فرماتا ہے۔ وہ آپ کو حقیقتاً نہیں دیکھتے تھے، ان کا دیکھنا نہ دیکھنے کے مترادف تھا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک نوجوان سے فرمایا:

یا غلام ! اذا مت ترانی و تعزننی

''اے نوجوان! جب تو مر جائے گا تو میرا مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اور میری شان کا عرفان بھی حاصل کرلے گا۔''

مطلب یہ کہ جیتے جی، غفلتوں اور مادی خواہشوں کے ہجوم میں، آپ کے مراتب سے آگاہ ہونا محال ہے۔ ولی کی ذات دیکھ لینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے باطنی مقام کا عرفان بھی مل گیا ہے۔

4. حیات جاوداں:

اہل نظر نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اس مذکورہ ارشاد کی ایک اور توجیہہ بھی کی ہے، وہ فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد دراصل یوں ہے:

یا غلام! اذا مت ترانی و تعرننی

''اے نوجوان! جب میں مر گیا تو پھر مجھے دیکھے گا اور پہچانے گا۔

وہ فرماتے ہیں، یہ دراصل مقام غوثیت کی چوتھی خصوصیت کی طرف اشارہ ہے، وہ یہ ہے کہ اس مرتبہ پر فائز لوگ حیات جاوداں کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد بھی نہیں مرتے اور موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد پھر پہلے کی طرح زندہ ہو جاتے ہیں۔

اس کی دلیل قرآن پاک میں موجود ہے:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون

''جو لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کے دوران قتل کیے گئے ہیں، انہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور رب تعالیٰ کے ہاں انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔''

کافروں کے ساتھ لڑنا جہاد اصغر اور نفس وشیطان کے ساتھ لڑنا جہاد اکبر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

رجعلنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر

''ہم جہاد اصغر سے فارغ ہوکر اب پھر جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔''

جب جہاد اصغر کے دوران قتل ہو جانے والے کا انعام حیاتِ جاوداں ہے تو جہاد اکبر میں قدم قدم پر اور ہر آن قتل ہونے والا اس انعام سے کیسے محروم رہ سکتا ہے؟ اولیائے کرام تو اس معنوی جہاد کے میدان میں عزم و حوصلہ اور ایمان و یقین کی تیغ براں لیے بڑی پامردی کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں اور اپنی خواہشات کا قتل عام کرتے رہتے ہیں۔ یہی شہادت کبریٰ ہے، اس لیے وہ حیات جاوداں کے مالک بن جاتے ہیں اور مرنے کے بعد زندہ کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا غوث پاکؒ کا یہ ارشاد بالکل برحق ہے کہ تو مجھے مرنے کے بعد دیکھ لے گا۔

5. دوام مشاہدہ:

دوام مشاہدہ بھی مقام غوثیت کی ایک خصوصیت اور اس کا ایک کیف آفریں حصہ ہے۔ اس منصب پر فائز قدسی لوگ، جمال الٰہی اور خاص تجلیات کے مشاہدہ میں اس حد تک مستغرق رہتے ہیں کہ خارج میں موجود کائنات کی طرف ان کا دھیان ہی نہیں جاتا بلکہ اکثر حالات میں تو اپنی ذات سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں اور یک گونہ خود فراموشی، یا مدہوشی کی کیفیت ان پر طاری رہتی ہے۔ وہ اس نشۂ جمال میں اس طرح چور اور دید کی لذت سے سرشار رہتے ہیں کہ کسی اور کی طرف متوجہ ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ لذت دیدار نہیں ہر خارجی کیفیت اور اس کے احساس سے بے خبر اور بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس کی مثال قرآن پاک میں موجود ہے۔

خواتین مصر، جمال یوسفی میں اس قدر مستغرق ہوئیں کہ انگلیاں کاٹ لیں مگر انہیں درد و اذیت کا کوئی احساس نہ ہوا، بجائے ہائے وائے کرنے کے حسن یوسفی کے قصدیے پڑھنے لگ گئیں۔

وقطعن ایدیھن وقلن حاشا لله ما هذا بشرا. ان هذا الا ملک کریم

''اور ہاتھ کاٹ لینے کے بعد بولیں، خدا! یہ بشر نہیں ہے یہ تو کوئی مکرم فرشتہ ہے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ حسن ایک اثر انگیز عنصر ہے جو قوائے ادراک و شعور کو مسحور و متاثر کر کے بے خود بنا دیتا ہے اور ایسی خود فراموشی طاری کر دیتا ہے کہ ناظر کو اپنا اور دنیا و مافیہا کا کوئی ہوش ہی نہیں رہتا۔ اہل اللہ کو دیدیار، اور س کے نتیجے میں حاصل ہونے والے استغراق سے بہرہ وافر حاصل ہوتا ہے وہ بہت کم اس کیفیت سے باہر آتے ہیں۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اسی زمرۂ خاص سے تعلق رکھنے والے ایک فرد تھے۔ ہر لحہ مئے دید سے مست و بے خود رہتے تھے، اسی لیے عوام میں دیوانے مشہور ہو گئے تھے۔ خواص بھی جانتے تھے کہ اکثر ان پر استغراق و بے خودی کا عالم طاری رہتا ہے، اور بہت کم وہ لمحہ آتا ہے جب وہ ہوش میں ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے، اس وقت حضرت جنید کی اہلیہ ان کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔ انہوں نے پردہ کرنا چاہا مگر حضرت جنید نے فرمایا: شبلی عالم بے خودی میں رہتے ہیں، انہیں تمہارا بالکل پتہ نہیں چلے گا، اس لیے بیٹھی رہو، جب وہ قریب آ گئے تو حضرت جنید نے وہ

باتیں شروع کر دیں جو محرم، اسرار لوگوں میں ہوتی ہیں اور زیر بحث موضوع فقط محبوب کا حسن ہوتا ہے۔ شبلی کو ان دلپذیر حسب حال باتوں نے اس قدر متاثر کیا کہ رونے لگے۔ حضرت جنید نے اپنی اہلیہ سے فرمایا اب تم پردے میں چلی جاؤ، شبلی پر وہ لمحہ آ گیا ہے جب وہ ہوش میں ہوتے ہیں۔

کم نظر لوگ ان کی اس بے خودی کو دیوانگی سے تعبیر کرتے ہیں مگر ایک ہوش مند شاعر نے اس کی اصلیت کو یوں واضح کیا ہے:

مجانين الا ان سر جنونهم

عزيز على ابوابه يسجد العقد

''یہ دیوانے ہیں مگر ان کی دیوانگی اتنی قابل قدر اور پیاری ہے کہ فرزانگی بھی اس کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوتی ہے۔''

6. فیض تصرف:

منصب غوثیت کی ایک نادر و عجیب اور حیرت انگیز شان یہ ہے کہ اس کا سچا مرید، اس کی توجہ نظر کرم، اور فیضان تصرف سے کبھی محروم نہیں رہتا، غوث ایک مہربان آقا، شفیق باپ اور کامیاب مربی کی طرح اسے اپنی روحانی نظر میں رکھتا ہے اور کسی مرحلہ پر اسے بہکنے، بھٹکنے اور پھسلنے نہیں دیتا بلکہ باطنی تصرف سے آگے بڑھ کر تھام لیتا ہے، اور صراط مستقیم پر گامزن کر دیتا ہے، یہی وہ تصرف ہے جسے اعانت خاص، مدد روحانی اور باطنی دستگیری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ان والا مرتبت نفوس قدسیہ کی اس خاص حیثیت کو مندرجہ ذیل حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

لا يزال اربعون رجلا من امتي، على قلب ابراهيم يدفع الله بهم عن اهل الارض..... بهم تقوم الارض وبهم يمطرون وبهم ينصرون

''میری امت میں چالیس ایسے افراد ہمیشہ موجود رہتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب اطہر کا مظہر ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ ان ہی کی وجہ سے زمین والوں کو آفات و بلیات سے نجات دیتا ہے، ان ہی کے ساتھ زمین قائم رہتی ہے، ان ہی کی برکت سے بارش برسائی جاتی ہے اور ان ہی کے ساتھ لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔''

حدیث کا آخری جملہ خاص طور پر قابل غور ہے، اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ ان کی دعا کی برکت اور وسیلے سے عوام کی مدد کی جاتی ہے، یہ دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عوام کی بگڑی بنا دیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کی روحانی قوت کے ذریعے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ انہیں توفیق دیتا ہے اور یہ اپنی قوت باطنی سے بندگان خدا کی اعانت و دستگیری کرتے ہیں، دونوں مفہوم اپنی جگہ درست ہیں کیونکہ بہ صورت فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تصرف باطنی کی اس کیفیت و حقیقت کو جنتی زندگی کے حوالے سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، دنیا میں روح مستور پوشیدہ ہے اور جسم ظاہر و نمایاں ہے، اسے آسانی سے دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے مگر روح کو دیکھنا ممکن نہیں لیکن جنت میں صورتحال اس کے برعکس ہوگی۔ روح کو جسم پر غلبہ نصیب ہوگا، لہٰذا وہ روح کے تابع ہوگا اور روح اسے جدھر چاہے گی اپنی لازوال قوت و طاقت کے ذریعے اڑا کر لے جائے گی۔ عوام اہل جنت کو یہ مقام و مرتبہ جنت میں حاصل

ہو گا مگر خواص اولیاء کرام کو یہ مرتبہ دنیا ہی میں حاصل ہو جاتا ہے، ان کی روح جسم پر غالب ومتقدر ہوتی ہے، نتیجتاً وہ جہاں چاہتی ہے جسم سمیت آنا فاناً وہاں پہنچ جاتی ہے، اسے کوئی دشواری پیش نہیں آتی ۔غوث زماں کی امداد باطنی کا راز اسی حقیقت میں مستور ہے جس نے یہ نکتہ سمجھ لیا وہ تہہ تک پہنچ گیا۔

اس مسئلے کو آسانی سے سمجھنے کی ایک صورت اور بھی ہے۔قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے:

ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم

''یعنی جنتیوں کو اشارۂ ابرو پر سب کچھ ملے گا، وہ جو کچھ چاہیں گے فوراً مہیا ہو جائے گا۔''

مطلب یہ ہے کہ ان کی قوت ارادی اور خیال میں اتنی طاقت پیدا کر دی جائے گی کہ وہ جو تصور کریں گے، فوراً وجود میں آ جائے گا۔یعنی سب کچھ ان کے خیال وارادے پر موقوف ہو گا۔

اہل بہشت کو یہ مرتبہ جنت میں ملے گا مگر منازل سلوک کے راہیوں اور مئے توحید کے متوالوں کو یہ مرتبہ دنیا میں ہی عطا کر دیا جاتا ہے، وہ جونہی کسی چیز کی طرف توجہ دیتے ہیں وہ وجود میں آ جاتی ہے، باطنی اور روحانی امداد بھی اسی طرح وجود پذیر ہوتی ہے۔اہل اللہ جونہی کسی چاہنے والے کی طرف توجہ دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کا کام بن جائے محض اس کے تصور کی قوت ہی سے وہ کام بن جاتا ہے اور ان کی روحانی امداد اہل دنیا کی بگڑی بنا دیتی ہے۔

اس موضوع پر اہل علم نے باقاعدہ مدلل کتابیں لکھی ہیں ان میں سے دو کے نام یہ ہیں:

1. الآیات البینات فی اثبات کرامات الاولیاء فی الحیاۃ و بعد الممات
2. السیوف الصقال فی رتبۃ من ینکر کرامات الاولیاء بعد الانتقال

خصائص غوثیت کے بعد اب ہم مقام غوثیت اور مرتبۂ قطبیت کی نشان دہی کریں گے۔

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے

اپنی آنکھوں سے رزق برستا دیکھئے!

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

جو شخص بعد نماز فجر 100 مرتبہ یہ پڑھے گا تو اللہ جل شانہٗ اس کے رزق میں ترقی عطا فرمائیں گے، اللہ پاک کے فضل سے رزق ایسے آئے گا جیسے آسمان سے بارش برستی ہے۔عمل کیجئے اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ دیکھیں۔

تشنہ لب گریاں بہ سوئے بحر عرفان می روم

گر کسے واللہ بہ عالم از مئے عرفانی است　　از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

ترجمہ: خدا کی قسم اگر دنیا میں کوئی شخص عرفان ایزدی کی شراب سے (مخمور) ہے تو اسے یہ کیفیت حضرت غوث پاکؒ کے طفیل ہی نصیب ہوئی ہے۔

شیخ خدقانی یکے از خرقہ پوشانِ ویست　　زاں جہت اورالقب در مرداں خرقانی است

ترجمہ: حضرت ابوالحسن خرقانیؒ آپ کے فیض یافتہ مشائخ مین سے ہیں، اسی باعث لوگون میں ان کالقب خرقانی ہے (خرقہ پوش)

سہروردی نیز ملتا نیست پیش در گہش　　گرچہ اور اصد ہزاراں بندۂ ملتانی است

ترجمہ: حضرت غوث بہاؤالحق سہروردیؒ بھی آپ کی عظمت کے سامنے ایک باشندۂ ملتان کی طرح ہیں، اگرچہ ملتان میں بسنے والے ہزاروں افرادان کے غلام ہیں۔

ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حُسن حسنؓ　　زاں جمالش مصطفیٰؐ را راحت و ریحانی است

ترجمہ: آپ کے روئے انور سے ہرلحہ حسنی حسن جلوہ گر ہے، اسی باعث آپ کا جمال رسالت مآبﷺ کے قلب اقدس کیلئے راحت فزااور مشام پاک کیلئے عنبریں ہے۔

مسلمی را یا شہِ گیلانی از لطف و کرم　　سوئے خود آوازہ کنو امانده از حیرانی است

ترجمہ: اے شاہ جیلاں! اپنے لطف وکرم سے مسلمی کو اپنی جانب بلائیں، کہ وہ حیرت کے ہاتھوں عاجز ہے۔

ولہٗ ایضاً

تشنہ لب گریاں بہ سوئے بحر عرفاں می روم　　سر زدہ چوں سیل اشک خود بہ افغاں می روم

ترجمہ: میں پیاس کی شدت سے گریاں عرفان کے سمندر کی طرف جارہا ہوں، اپنے آنسوؤں کے سیلاب کی طرح شرمارتے ہوئے آہ وفغان کرتا ہوا جارہا ہوں۔

حضرت شاہ ابوالمعالی قادری لاہوریؒ

وعبد القادر المشہور اسمی
وجدی صاحب العین الکمال
قدمی ھذہٖ علی رقبہ کل ولی اللہ

حضرت غوث الثقلین کا ارشاد گرامی ہے "میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔" اس الہامی کلام کی تمام اولیائے وقت نے پرزور تائید فرمائی اور اکثر علماء اولیاء امت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ حضرت غوث الاعظمؓ حضرات صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیت کے سوا سب زمانوں کے اولیاء کرام کے سردار ہیں۔ معاصرین، اولین اور آخرین سب کے سب آپ سے فیض یافتہ ہیں اور آپ ہی کے تابع ہیں۔ امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

بعض حضرات نے حضور غوث پاک کی صرف اپنے زمانے کے اولیاء پر فضیلت مانی ہے اور بعض نے معاصرین و آخرین پر آپ کا تفوق تسلیم کیا ہے مگر اولین پر نہیں...... حضرت محمد فاضل کلانوری نے رسالہ "رموز غریبہ" یعنی شرح قصیدہ غوثیہ کے دیباچہ میں حسب ذیل عبارت نقل کی ہے۔

"حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی، جن کے کمالات کا حال کتاب "مآثر الکرام" وغیرہ سے ظاہر ہے، مناقب الاولیاء میں فرماتے ہیں:

مشہور یہ ہے کہ اس سے تمام زمانوں کے اولیاء مراد ہیں لیکن شیخ احمد نقشبندی (مجدد الف ثانیؒ) نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس عہد کے اولیاء کے لیے مخصوص ہے اور پہلے اور بعد کے اولیاء اس سے خارج ہیں جیسا کہ جناب شیخ حماد کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا قدم اس وقت کے تمام اولیا کی گردنوں پر ہوگا اور غوث بغدادی کے کلام سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔

یہ فقیر (حبیب اللہ چشتی) کہتا ہے کہ جب غوث اعظم اللہ کی طرف سے یہ کلام کہنے پر مامور ہوئے اور آپ نے یہ ارشاد فرمایا، اس وقت سے جو شخص بھی زمرہ اولیاء میں داخل ہے اس حکم کے ذیل میں آ جاتا ہے۔ اس کلام کی عمومیت اور کلیت بھی یہی ظاہر کرتی ہے جب کوئی امر الٰہی کلی الفاظ میں صادر ہوا اور اس کو منسوخ کرنے والا اور کوئی حکم ظاہر نہ ہوا تو اس کا وقت دائمی ہے، جب تک کہ ولایت باقی ہے۔ جیسا کہ بحیرا راہب وغیرہ نے پیغمبر خدا کی رفعت شان کی خبر دی ہے کہ آپ کے دور میں کفر ذلیل ہوگا اور دوسرے مذاہب منسوخ ہو جائیں گے۔ اس سے مراد کوئی ایک مخصوص وقت نہیں ہے، بلکہ یہ حکم، امر الٰہی کے نزول سے لے کر قیامت تک کیلئے ہے۔ اور اگر بالفرض، اس سے مراد صرف اسی دور کے اولیاء کیلئے جائیں تو بھی یقینی ہے کہ اس دور کے اولیاء بعد کے اولیاء کے پیرو

مرشد تھے، جب پیروں نے اطاعت اختیار کی اور گردن جھکا دی تو مریدین تو بطریق ادنیٰ مطیع ہو گئے۔ باوجود یہ کہ شیخ حماد وغیرہ کا کلام پہلے اور بعد کے لوگوں کی نفی پر دلالت نہیں کرتا، کلام الٰہی کا ناسخ نہیں ہو سکتا۔

حضرت شاہ حبیب اللہ رحمت اللہ علیہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا جو یہ قول نقل کیا ہے کہ "یہ حکم صرف اس دور کے اولیاء کے لیے مخصوص ہے، پہلے اور بعد کے الیاء اس حکم سے خارج ہیں۔" اس سلسلے میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ امام ربانیؒ نے آخری ایام میں اس باب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قول کا ناسخ ہے۔ حضرت شیخ مجدد نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں حضرت غوث اعظمؒ کی فضیلت کو بیان کیا ہے اور اپنے آپ کو ان کا نائب لکھا ہے، لہٰذا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایک سابق قول کو پیش کرنا اور زیر بحث لانا غیر مناسب ہے، لہٰذا اس مقام پر یہ قول الٰہی سمجھا جائے جو ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اب آپ حضرت شیخ مجدد کی وہ نورانی تحریر ملاحظہ کیجئے جس میں حضرت غوث اعظمؒ کی افضلیت ہر عہد میں تسلیم کی گئی ہے۔

"وہ راستے جو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے ہیں، دو ہیں۔ ایک وہ راہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتی ہے، علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام اور اصل الاصل تک پہنچانے والی ہے۔ اس راہ سے واصل ہونے والے تو انبیاء ہیں اور ان کے صحابی اور باقی امتوں میں سے جس کو بھی اس دولت سے نوازیں گرچہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں بلکہ بہت ہی تھوڑے اور اس راہ میں توسط وحیلولت نہیں ہے، جو بھی ان واصلین میں سے فیض حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی وسیلے کے اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی بھی دوسرے کی راہ میں حائل نہیں ہوتا اور ایک وہ راہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتی ہے۔ اقطاب واوتاد اور ابدالی ونجبا اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں اور راہ سلوک اسی راہ سے عبارت ہے بلکہ جذبہ متعارفہ بھی اسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط وحیلولت ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشواؤں، سرداروں اور ان کے بزرگوں کے منبع فیض حضرت علیؓ ہیں اور یہ عظیم الشان منصب ان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ کے دونوں قدم مبارک حضرت علیؓ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن وحسین اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت علیؓ اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجاو ماویٰ تھے جیسا کہ آپ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جس کو بھی فیض وہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی ہے کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان ہی سے تعلق رکھتا ہے اور جب حضرت علیؓ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب بالترتیب حضرات حسنینؓ کے سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب آئمہ اثناعشریہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے مقرر ہوا اور ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور اسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کو بھی فیض اور ہدایت ملی ان بزرگواروں کے ذریعہ اور حیلولت سے ملی، اگرچہ وہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجاو ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرنا لازمی ہے، یعنی اس کے بغیرہ چارہ نہیں، یہاں تک کہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچی اور جب اس بزرگوار تک نوبت پہنچی تو منصب مذکور آپ کے سپرد ہوا اور آئمہ مذکورین اور حضرت شیخ کے درمیان کوئی بھی اس مرکز پر مشہور نہیں ہوا اور اس راہ میں فیوض و برکات کا وصول جس کو بھی ہو، خواہ وہ اقطاب ونجبا ہوں آپ کے واسطہ ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

"پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کناروں پر رہے گا اور وہ کبھی غروب نہ ہوگا۔"

شمس سے مراد فیضان ہدایت وارشاد کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے کا مطلب فیضان مذکور کا عدم ہے اور جب حضرت شیخ کے وجود سے وہ معاملہ جو پہلے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا مقرر ہوا اور رشد وہدایت کے وصول کا واسطہ ہوئے جیسا کہ ان سے پہلے کے بزرگ تھے اور پھر یہ بھی ہے کہ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے ان ہی کے وسیلہ سے ہے تو لازماً درست ہوا کہ ان کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے رسالہ ''مکاشفات غیبیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''معلوم ہونا چاہیے کہ 'افراد' کا لقب رکھنے والے ان بزرگواروں میں سے واصلان ذات کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ اکابر صحابہ اور اہل بیت میں سے بارہ اماموں کو یہ مقام حاصل ہے اور اکابر اولیاء اللہ میں سے غوث الثقلین، قطب ربانی، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی اس دولت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے ہیں۔ اس مقام میں آپ کو وہ خصوصی شان حاصل ہے جس سے دوسرے اولیاء کو بہت ہی کم حصہ نصیب ہوا ہے۔ یہی امتیازی فضیلت آپ کا علو مرتبت کا باعث بنی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' اگرچہ دوسرے اولیاء کے فضائل وکرامات بھی بہت ہیں لیکن اس خصوصیت کے ساتھ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قرب سب سے زیادہ ہے اور عروج کی اس کیفیت میں کوئی آپ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس سلسلے میں آپؒ اکابر صحابہ اور بارہ اماموں کے ساتھ شامل ہیں۔''

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فاضل اجل بزرگ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری نے افضلیت غوث پاکؒ پر نہایت شرح وبسط سے روشنی ڈالی ہے، کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اختتام بحث پر رقم فرماتے ہیں:

''یہ کشفی اور قطعی حکم ثابت ہوگیا۔ جان لینا چاہیے کہ آپ کا قدم مبارک اول وآخر تمام اولیاء کی گردنوں پر ثابت ہے۔''

حضرت شیخ مجدد کے منقولہ الصدر مکتوب شریف پر اکثر علماء ومشائخ پر توجہ نہیں کی، لہٰذا اولیاء متقدمین ومتاخرین پر حضرت غوث اعظمؒ کی فضیلت کے بارے میں مشوش رہے۔ الحاج محمد عارف رضوی ضیائی بیان کرتے ہیں کہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی نے دو تین مرتبہ بیان فرمایا کہ پنجاب کے ایک مشہور نقشبندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیا متقدمین ومتاخرین پر حضرت غوث اعظمؒ کی فضیلت نہیں مانتے۔ اس پر میں (حضرت مدنی) نے حضرت مجدد کا یہ مکتوب ان پیر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے کہ پورے ستر سال سے میں غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مجدد نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے۔'' ان پیر صاحب کا رجوع فرمالینا ان کی عظمت کی دلیل ہے۔

اس مکتوب شریف کا مطالعہ نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگ اس سوء ظنی میں بھی مبتلا رہے کہ حضرت مجدد نے حضرت غوث اعظم کی افضلیت (در ہمہ عصر) کو بھی تسلیم نہیں کیا تھا جیسا کہ شاہ حبیب اللہ چشتی کی اس تحریر سے ظاہر ہے جو ابتدا میں درج ہو چکی ہے۔ مقام حیرت ہے کہ یہ مکتوب ان فضلا کی نظر سے کیوں اوجھل رہا۔

سلسلہ نقشبندیہ کے سرخیل حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے اس سلسلہ میں متعدد بزرگوں کے کشف نقل فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگ کی کشفی شہادت درج ذیل ہے:

''جس وقت حضور غوث پاکؒ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے دل پر ایک تجلی

ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت کے ہاتھ ان کے پاس ایک خلعت آئی جو اولیا، متقدمین ومتاخرین کی موجودگی میں انہیں پہنائی گئی۔ زندہ اولیا تو اپنے اجسام کے ساتھ حاضر تھے اور جو وصال پا چکے تھے ان کی ارواح موجود تھیں اور اس وقت ملائکہ اور رجال غیب نے اس مجلس کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے اس وقت روئے زمین کا کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے اپنی گردن کو نہ جھکا دیا ہو مگر ایک عجمی نے تواضع سے کام نہ لیا تو اس کا حال محو ہو گیا یعنی اس کی ولایت سلب ہو گئی۔''

حضرت خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی قدس سرہ کا ایک خواب حضور غوث الثقلین کی جلالت شان کی زبردست دلیل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ جواب میں حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ''شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے اور وہ کیوں نہ سچ کہیں کہ خود قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان ہوں۔ یاد رہے کہ انبیاء کرام اور اولیائے عظام کے رویا بیداری حکم رکھتے ہیں۔ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری لکھتے ہیں:

''صاحبان عرفان واتقان پر مخفی نہیں ہے کہ انبیا اور اولیاء کے خواب بھی بیداری کا حکم رکھتے ہیں۔ اگر انہیں خواب میں کسی چیز کا حکم ہو تو اس کی تعمیل ان پر واجب ہوتی ہے اور اگر انہیں خواب میں کسی چیز سے روک دیا جائے تو ان پر اس سے اجتناب لازم ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کی شرح احوال سے ظاہر ہے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سلسلہ عالیہ قادریہ اور حضرت غوث اعظم کی فضیلت کو اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا ہے:

''اولیائے امت اور ارباب سلاسل میں سے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جو اس نسبت (اویسیہ) کی طرف سب سے زیادہ مائل اور اس مرتبہ پر بدرجہ اتم فائز ہوئے ہیں وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔ اسی لیے (مشائخ) نے کہا ہے کہ وہ اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں:''

حضرت شاہ ولی اللہ ''تفہیمات'' میں لکھتے ہیں:

''سلسلہ قادریہ نقشبندیہ اور چشتیہ کی الگ الگ خاصیت سمجھی گئی ہے۔ سلسلہ قادریہ میں اگرچہ تعلیم بہ ظاہر شیخ ہی سے ہوتی ہے تاہم یہ سلسلہ طریقہ اویسیہ روحانیہ کا مظہر ہے۔ اس سلسلہ میں مشائخ کے ساتھ تعلق اور مشائخ کی توجہ طالب کی طرف اس قدر ہوتی ہے کہ دوسرے سلاسل میں نہیں پائی جاتی اور یہ امر ظاہر وعیاں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو عالم میں اثر ونفوذ کا ایک خاص مقام حاصل ہے، اس لیے کہ انہیں وصال کے بعد ملاء اعلیٰ کی ہیئت حاصل ہو گئی ہے اور وہ وجود منعکس ہو گیا ہے جو تمام عالم میں جاری وساری ہے، لہٰذا ان کے طریقے (سلسلہ قادریہ) میں بھی ایک خاص روح اور زندگی پیدا ہو گئی ہے۔''

شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی شکار پوری سلسلہ قادریہ اور قادریوں کی فضیلت وافضلیت بیان کرتے ہوئے مریدان سلسلہ قادریہ اور دیگر سلاسل میں منسلک لوگوں کیلئے نہایت مفید ہدایت لکھ گئے ہیں، فرماتے ہیں:

''خلاصہ یہ ہے کہ سلسلہ قادریہ کو سب سلسلوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس سلسلے کے مریدین دیگر سلاسل کے مریدین پر فوقیت رکھتے ہیں، اس لیے کہ تابع کی فضیلت متبوع کے سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔'' سلسلہ قادریہ کے مرید کیلئے نا

مناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلہ کے پیر سے روحانی استفادہ کرے اس لیے کہ تمام سلاسل کے مشائخ حضور غوث پاک کے وسیلے سے فیضیاب ہوتے ہیں اور اول وآخران ہی کے طفیل ان پر در معرفت وا ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ اقطاب ونجباوقت ہوں۔ ہاں دیگر سلاسل کے لوگوں کا سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے استفادہ ان کیلئے فیض کی زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ مولانا قاری شاہ محمد سلیمان پھلواری چشتی قادری فرماتے ہیں:

اے عزیز! تم سیر وتواریخ اولیا اس زمانے تک کی پڑھ جاؤ، دیکھو گے کتنے طریقے پیدا ہوئے، پھر ان کا زور شور ہوا مگر ظاہر میں اب اس کا اجر امسدود ہوگیا۔ بخلاف ہمارے طریقہ شیخ عبدالقادرؒ کے کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سما گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی ہے۔ ہندوستان ہی کے موجودہ طرق وسلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ اس کی آمیزش (فیض) سے خالی نہیں۔''

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء اللہ کا وظیفہ پڑھا کرتے تھے اور ان کی مسجد کی محراب میں بھی یہ مبارک جملہ لکھا ہوا تھا۔ آپ کے ایک مرید مولوی حکیم مظفر حسین قریشی فاروقی (ضلع گوجرانوالہ) نے اس سلسلے میں ایک مکتوب میں اپنے خدشات کا اظہار کیا تو حضرت میاں صاحب نے جو مختصر جواب دیا وہ قابل توجہ ہے:

''ہر حال شکر اور ذکر، فکر، عبرت ضروری ہے، سو آج کل محال ہے، اس وسوسے (یا شیخ عبدالقادر شیاء اللہ کے بارے میں خدشہ) میں پڑنا زیبا نہیں، غریب تو پڑھا کرتے ہیں، بلکہ کل ولی اللہ سے امداد لینا جائز ہے۔ آپ کا دل چاہے تو خیر پڑھا کریں۔ حضرت میراں محی الدین حضرت شیخ عبدالقادرؒ عجیب طرز کی توحید میں فنا تھے۔ اس لیے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں ان کو خداوند کریم کی محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اخیر سب کا رجوع رب کریم کی جانب ہے۔ آپ کا وجود غیر خدا سے نہیں بنا ہے، اس کا ثبوت قادری قلندروں سے لیں۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو خیر، خداوند کریم کی سنت جاری ہے۔ ہر ایک کو ایک کام سپرد کیا ہے جیسا ہر ایک چیز سے کام لیا جاتا ہے ویسا ہی ہے۔''

حضرت غوث الثقلینؒ کی ایسی ذات گرامی ہے کہ ان کی بارگاہ اقدس کی ادنیٰ سی گستاخی بھی موجب خسران ہے۔ اکابر اولیاء اللہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی لاڈلے فرزند کا غایت درجہ ادب کرتے ہیں اور جو اس بارگاہ عالی کے مودب نہیں ہیں، انہیں روحانیت سے کوئی علاقہ نہیں اور دین ودنیا کے سخت گھاٹے میں ہیں۔ بارگاہ غوثیت ماب کی بے ادبی کے انجام کے سلسلے میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ خواجگان سید نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے ایک روایت ملاحظہ ہو:

''ایک شخص حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ العزیز کی خانقاہ میں آیا اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ خانقاہ کے دروازے پر پڑا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے اور خراب حالت میں ہیں۔ آنے والا شخص حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے دروازے پر پڑے ہوئے اس آدمی کا ذکر کیا اور حضرت شیخ سے دعا کی درخواست کی۔ حضرت شیخ نے فرمایا: خاموش رہو، اسنے بے ادبی کی ہے۔ آنے والے شخص نے پوچھا کہ حضرت! اس نے کیا بے ادبی کی ہے؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ وہ ابدال میں ہے۔ کل اس قوت پرداز کے مطابق کہ ابدال کو بخشی گئی ہے، وہ اپنے دو ساتھیوں کی معیت میں ہوا میں اڑ رہا تھا، جب وہ تینوں اس خانقاہ کے قریب پہنچے تو اس کا ایک ساتھی اڑتے ہوئے خانقاہ سے ایک طرف ہٹ گیا اور ادب کے طور پر خانقاہ

کی دائیں جانب سے نکل گیا، اس کا دوسرا ساتھی بھی اڑتا ہوا خانقاہ کی جانب سے نکل گیا۔ اس نے بے ادبی سے خانقاہ کے اوپر سے گزرنا چاہا لہٰذا نیچے گر گیا۔

''حضرت غوث الثقلین کی رفعت و عظمت اور ان کے سلسلہ عالیہ کی فضیلت و افضلیت اکابر اولیا کے کلام سے اس لیے واضح کی گئی ہے کہ قارئین کرام پر واضح ہو کر قصیدہ شریف جس عظیم و جلیل بزرگ اور سرور اولیا کا کلام ہے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا لاڈلا بیٹا اور نائب ہے اور سرکار دو جہاں سید انس و جاں اس کے ہر دم محافظ و نگہبان ہیں لہٰذا اس کا کہا اللہ کا کہا ہے:

گفتہ او گفتہ اللہ بود ۔۔۔ گرچہ زحلقوم عبداللہ بود

قصیدہ خمریہ یعنی غوثیہ کے بارے میں بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ حالت سکر کا کلام ہے مگر پنجاب کے مایہ ناز عالم اور مشہور ولی اللہ حضرت ابوالفرح محمد فاضل الدین قادری بٹالوی نے قصدیہ غوثیہ کی لاجواب و بے مثال عربی شرح ''بیان الاسرار'' میں بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے:

''رب عزوجل نے حضور کو شطحیات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و افعال و احوال و اعمال سب کو احیائے ملت و اقتضائے سنت کا مرتبہ بخشا۔ نہیں کہتے جب تک کہلوائے نہ جائیں اور نہیں کرتے جب تک اذن نہ پائیں۔''

قصیدہ غوثیہ کی حضور غوث پاک سے نسبت کے بارے میں بعض کور باطن لوگوں نے شک کا اظہار کیا ہے اور بعض نے اپنی جہالت کی بنا پر اس کی عربی پر اعتراضات کیے ہیں۔ ان اعتراضات کے مسکت جوابات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے رسالہ الزمزمۃ القمریہ میں دیے ہیں۔ محققین یہ علمی رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس قصیدہ مبارکہ کی نسبت کے بارے میں حضرت مولانا محمد اعظم قادری نوشاہی کی تحریر نہایت دلچسپ ہے:

''بعض لوگ جب کسی کلام کے معنی نہ سمجھ سکتے ہوں تو وہ اس کے کلام نہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا ثبوت مانگتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کا کیا کیا جائے...... ثبوت نسبتی دو طرح پر ہے:

1. کوئی اپنا کلام ہونے کا دعویٰ کرے۔
2. کئی سو سال سے راسخین اور صادقین بلا خلاف اس کلام کو کسی بزرگ کی طرف منسوب کرتے چلے آئے ہوں۔

ڈپریشن کی دعا

ڈپریشن میں سورۃ التوبہ کی یہ آخری آیت تلاوت کرتے رہا کریں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے

بندش، نظر بد، ٹونہ، جادو جنات اور روحانی و جسمانی گھریلو الجھنوں کا آخری حل

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

313 بار صبح و شام پڑھیں۔ اول و آخر 7 مرتبہ درود شریف۔ زیادہ فائدے کیلئے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں پڑھیں۔ مقصد کے حصول تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ ہزاروں لوگوں کا آزمودہ ہے۔

منقبت

بحضور غوثیت مآب قطب الاقطاب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

شجر سرو سہی، کس کے اگائے، تیرے
معرفت پھول سہی، کس کا کھلایا تیرا

گیت، کلیوں کی چٹک، غزلیں، ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا عند ظن عبدی بی، وانا معه اذا ذكرني فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي واذا ذكرني في ملأ ذكرته في ملا خير منهم وان تقرب الى بشر تقربت اليه ذراعا، وان تقرب الى ذراعا تقربت اليه باعا، وان اتاني يمشي اتيته هر ولة

"میں اپنے بندے کے گمان وخیال کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہوتا ہوں، چنانچہ اگر وہ مجھے خلوت میں یاد کرے تو میں بھی اسے خلوت ہی میں یاد کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے کس گروہ میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر گروہ میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک گز میرے قریب آئے تو میں گرم جوشی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں"

شرح وتفصیل:

اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی شان کریمی، اس کی رحمت بڑی ہی بندہ نواز ہے وہ جن نادیدہ راہوں سے اپنے بندوں کو نوازتا اور بے حد وحساب کرم و شفقت فرماتا ہے، بندہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب بندہ نافرمانی اور سرکشی کی راہ ترک کر کے اور گناہوں سے تائب ہو کر، سچے دل سے اپنے مالک کے حضور جھک جاتا ہے، اور اسی کا ہو کر رہنے کا عہد کر لیتا ہے، تو اس پر خصوصی عنایات نچھاور ہوتی ہیں اور رحمت لپک کر اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے، فرشتے اس کی تائید ونصرت کو آگے بڑھتے ہیں اور شیاطین دم دبا کر بھاگتے ہیں، بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اور اللہ غیب سے اس کی مدد کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اس تائید ونصرت، نوازش وعطا اور پذیرائی کی قدرے تفصیل یہ ہے

انسان کے ہمدرد فرشتے:

شر و فساد، فسق و فجور، دہشت گردی، قتل و غارت اور ہوس پروری، انسان کے شایان شان نہیں کیونکہ ان مکروہ خصائل کے ڈانڈے حیوانیت اور درندگی سے ملتے ہیں، اگر خونخوار درندہ اور بے شعور حیوان وحشت و دہشت کا مظاہر کرے تو اسے مطعون نہیں کر سکتے کیونکہ یہ وحشت و بے رحمی اور غارت گری اس کی جبلت میں داخل ہے لیکن انسان ایک اشرف و اعلیٰ اور برتر مخلوق ہے۔ اس کا شرف و کمال اور اعزاز و اکرام اسی میں ہے کہ زمین پر شریف و لطیف، حلیم و کریم، اور حسین و جمیل بن کر رہے۔ جمال و کرم اور لطف و عطا کا مظاہرہ کرے۔

لیکن اگر ایسا دور آ جائے کہ ظلوم و جہول انسان، اپنے شرف کو بھول جائے، خوئے شرافت چھوڑ کر خوئے درندگی کو اپنا لے اور زمین پر درندوں کی طرح جنگل کا قانون نافذ کر دے اور طول و عرض کو شر و فساد اور عدوان و طغیان سے بھر دے تو آسمان پر بسنے والے فرشتوں کے ایک گروہ کو یہ بے ڈھب ادائیں، اور بھیانک حرکتیں پسند نہیں آتیں، ساتھ ہی انہیں اس اشرف مخلوق پر ترس بھی آتا ہے، کیونکہ جانتے ہیں اس کے اندر ہوا و ہوس اور شہوت کا آتشیں مادہ ودیعت کر دیا گیا ہے، جو اسے چین نہیں لینے دیتا۔ جو لوگ اس مادے کو دبا کر نورانیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اس سے تو یہ فرشتے بے حد خوش ہوتے ہیں، اور جو نفس و ہوس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے اور حیوانیت سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور گناہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ ان کے لئے استغفار اور دعائے خیر کرتے ہیں۔

آسمان پر بسنے والے اور انسانوں کی فلاح چاہنے والے فرشتوں کے اس گروہ کو ملاء اعلیٰ کہتے ہیں ایک حدیث کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فرشتے انسان کے بڑے ہی خیر خواہ اور ہمدرد ہیں اور ان افعال و اعمال کے بارے میں جھگڑنے اور بحث کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے جو انسان کے گناہوں کو مٹاتے اور درجات بلند کرتے ہیں، ان افعال کے زیر بحث آنے کا واضح مطلب ہی یہ ہے کہ انہیں انسان سے ہمدردی ہے اور وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کونسے کام اس مقصد کے لئے مفید ہیں تا کہ وہ انسان کو الہام کریں اور وہ ان پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکے۔

حدیث پاک میں اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

ایک حسین و جمیل شب کا واقعہ ہے۔ حضور ﷺ نے خواب میں اس گروہ کو دیکھا اس کے ارکان کسی خاص موضوع پر گفتگو اور مباحثہ کر رہے تھے، ربانی لطف و کرم حضور ﷺ کی طرف منعطف ہوا۔ محبت کی برکھا برسی، ارشاد خداوندی ہوا: اے محبوب! یہ فرشتے کس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں۔ عرض کی: اے میرے مولیٰ مجھے اس کا پتہ نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

"فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین تدیی فعلمت مافی السموات و ما فی الارض"

پس رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اس فیض خاص سے میں نے وہ سب کچھ جان لیا جو زمین و آسمان میں ہے۔ یہ خصوصی علوم عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا:

اے میرے محمد! یہ تو بتادے، ان فرشتوں کا زیر بحث موضوع کیا ہے؟ چونکہ سب کچھ منکشف ہو چکا تھا اس لئے حضور ﷺ نے عرض کی:

ان کا زیر بحث موضوع کفارات ودرجات ہیں۔ فرشتوں کے اس گروہ کو انسانوں کے ساتھ جو ہمدردی ہے وہ اس موضوع ہی سے ظاہر ہے، وہ اس وقت ان افعال واعمال کا تذکرہ کر رہے تھے، جو گنہگار انسان کے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں اور نامہ اعمال سے ان گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، ساتھ ہی انسان کے درجات کو بھی بلند کرتے ہیں وہ اعمال یہ ہیں۔

1۔ سخت سردی میں مکمل وضوء کرنا

2۔ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے پیدل چل کر مسجد کی طرف جانا۔

3۔ نماز سے فارغ ہو کر جلد بازی کرنے کی بجائے، مسجد میں اطمینان سے بیٹھنا اور ذکر وفکر میں مشغول رہنا۔

4۔ جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں تو اٹھ کر نوافل ادا کرنا۔

5۔ لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔

6۔ دوسروں کو کھانا کھلانا۔

ترمذی شریف کی اس حدیث کے مضمون سے ظاہر ہے ملاء اعلیٰ کے یہ فرشتے انسانوں پر کچھ زیادہ ہی مہربان ہیں، وگرنہ انہیں کیا پڑی تھی کہ ان اعمال کے بارے میں سوچتے جو ان کو پاک صاف کرتے اور بلندیاں بخشتے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں، جو انسانوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں، قرآن پاک میں ہے۔

الذین یحملون العرش ومن خوله یسبحون بحمد ربهم و یومنون به ویستغفرون للذین امنو ربنا وسعت کل شیء ورحمة وعلما فاعفر للذین تابوا واتبعو سیلک وفهم عذاب الجهیم . ربنا وادخلهم جنات عدن التی وعدتهم ومن ضلح من ابائهم وازواجهم وذریاتهم انک انت العزیز الحکیم .

جو فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو اس کے ارد گرد ہیں، اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہیں اور حمد بیان کرتے ہیں، اور اس پر ایمان ویقین رکھتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے ان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور عرض کرتے ہیں۔

اے ہمارے رب! تیرا علم اور تیری رحمت ہر شے کو محیط وحاوی ہے، ان بندوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ انہیں سرمدی، سدا بہار باغات میں داخل فرما، جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جو لوگ ان کی ازواج واولاد اور ماں باپ میں سے سیدھے راستے پر آئے (انہیں بھی یہ اعزاز عطا فرما) اور برائیوں سے بچا، بے شک عزت وحکمت والا تو ہی ہے۔

ملاء اعلیٰ کا تربیتی نظام:

ملاء اعلیٰ کے یہ فرشتے اپنی تگ ودو، صرف دعا اور استغفار تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ انسان کی بھلائی اور بہتری کے لئے عملی قدم بھی اٹھاتے ہیں۔

وہ اس طرح کہ شر وفساد سے بھری ہوئی زمین سے برائی کو مٹانے اور خیر کو غالب کرنے کے لئے وہ ایک باصلاحیت پاکباز انسان کو منتخب کرتے ہیں، اور پھر اسے شیطانی قوتوں سے نمٹنے کے لئے اپنی نگرانی میں تیار کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں کچھ عرصہ بعد، علم وعمل کی قوتوں سے وہ اس طرح مسلح ہو جاتا ہے کہ بدی کی کوئی قوت اس کے سامنے آنے اور دم مارنے کی جرات نہیں کرتی وہ اپنے فیض کی دودھاری تلوار سے شر وفساد کی جڑ کاٹ دیتا ہے، لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے اور خیر وبرکت کا چلن عام کرتا ہے یہی وقت کا مجدد ہوتا ہے۔

حضور غوث اعظمؒ کو ملاء اعلیٰ نے انہیں خطوط پر بطور خاص تیار کیا، آپ کی ظاہری و باطنی تربیت کی، شیطانی وساوس واثرات اور باطنی حملوں سے بچایا، اور اعلیٰ فضائل وشمائل سے اس طرح آراستہ کیا کہ ایک بے مثال اور باکمال انسان بن گئے اور ولایت کی لازوال قوتوں سے مالا مال ہو گئے اور سر سے پاؤں تک فسق وفجور میں ڈوبے ہوئے بغداد کو نجات وسلامتی کے ساحل تک لے جانے کی صلاحیت حاصل کر لی۔

دین کی تجدید واحیاء اور امت کی دینی وروحانی قیادت کے لئے زمانہ طالب علمی سے لے کر بغداد میں داخل ہونے تک، ملاء اعلیٰ نے آپ کی کس طرح تربیت کی، ریاضت ومجاہدہ کی بھٹی میں ڈال کر کس طرح کندن بنایا، اور شیطان کے حملوں سے کس طرح بچایا اس کی تفصیلی داستان کچھ یوں ہے۔

دور طالب علمی کے مجاہدات وواقعات:

حضور غوث پاکؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

1۔ ایک دفعہ مسلسل فاقوں سے کمزوری انتہا کو پہنچ گئی، ضعف ونقاہت کے باعث بولنے کی بھی طاقت نہ رہی تو اس وقت غیب سے امداد ہوئی، کسی نے مجھے رقعہ دیا کہ فلاں حلوائی کے پاس چلے جاؤ اور اس سے حلوہ پوری لے لو۔

میں اس حلوائی کے پاس پہنچا اور حلوہ پوری لے کر مسجد میں آ گیا جہاں بیٹھ کر میں سبق یاد کیا کرتا تھا، وہاں میں نے دونوں چیزیں رکھ دیں اور سوچ میں پڑ گیا کہ کھاؤں یا رہنے دوں؟ اچانک میری نگاہ ایک کاغذ پر پڑی وہ میں نے اٹھایا، اس پر لکھا ہوا تھا۔

''پہلی کتابوں میں بتایا گیا ہے، کہ خدا کے شیر لذتوں کے تابع نہیں ہوتے وہ خواہشوں کے پیچھے نہیں بھاگتے'' انہیں لذتوں اور زبان کے چٹخاروں کے ساتھ کوئی سروکار نہیں ہوتا۔''

میں نے جب یہ غیبی تحریر پڑھی تو اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا حلوہ پوری محراب ہی میں رہنے دیا دو نفل پڑھ کر واپس آ گیا اور اس کھانے کا ذائقہ تک نہ چکھا۔

2۔ فقر وصبر کی اس زندگی میں ایک دفعہ پھر سخت بھوک کا حملہ ہوا، بھوک نے نڈھال کر دیا آخر میں منڈی کی مسجد میں پہنچا اور اندر جا کر بیٹھ گیا یوں محسوس ہونے لگا کہ جان نکل جائے گی اور اس دنیا کا فاقہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔

اتنے میں ایک نوجوان مسجد کے اندر آیا اس کے پاس کھانا تھا وہ ایک کونے میں بیٹھ کر کھانے میں مصروف ہو گیا، میرے نفس میں سخت بے چینی اور بے قراری پیدا ہوئی لیکن میں نے اسے جھڑکا اور ملامت کی کہ ایسی بے قراری بھی کیا؟

اس نوجوان نے مجھے بھی کھانے کی دعوت دی مگر میں نے انکار کیا جب اس نے بہت ہی اصرار کیا تو میں نے اس کی بات مان لی اور ہم دونوں کھانے میں مصروف ہو گئے۔

اس نے مجھ سے پوچھنا شروع کیا کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں؟

جب اسے معلوم ہوا کہ میں عبدالقادر ہوں تو وہ بولا حضرت!

میں تین دن سے آپ کو تلاش کر رہا ہوں، میرے پاس اپنا خرچ تھا، لیکن وہ تین دن ہوئے ختم ہو گیا میرے پاس آپ کے آٹھ دینار موجود تھے جو آپ کی والدہ صاحبہ نے بھیجے تھے آج مجھے تیسرا فاقہ تھا جس وجہ سے میں مجبور ہو گیا کہ آپ کی پیسوں سے کچھ خرید کھالوں یہ کھانا آپ ہی کے پیسوں سے خریدا گیا ہے۔اس لئے آپ تناول فرمائیں۔

میں نے اسے پیچھے نہ ہٹنے دیا، جب ہم فارغ ہوئے تو بقیہ کھانا بھی اسے ہی دے دیا، اور کچھ پیسے بھی دیئے وہ خوش ہو کر چلا گیا۔

3۔ ایک دفعہ سبق یاد کر رہا تھا، پاس ہی سے غیبی آواز آئی۔

تم آج کل بہت تنگ دست اور ضرورت مند ہو کسی سے قرض لے لو!

میں نے جواب دیا:

میں کس امید پر قرض لوں، جبکہ ادا کرنے کا کوئی ذریعہ میرے پاس نہیں۔

آواز آئی، تم قرضے لیا کرو ادا کرنا ہمارا کام ہے۔

میں یہ بات سن کر ایک نانبائی کے پاس گیا اور کہا۔

تم مجھے ڈیڑھ روٹی روزانہ دے دیا کرو لیکن شرط یہ ہے کہ اگر مجھے کوئی چیز ملی تو تمہیں دے دوں گا ورنہ تم مجھے معاف کر دینا۔

نانبائی کوئی رحمدل آدمی تھا وہ راضی ہو گیا، میں نے اس سے ڈیڑھ روٹی روزانہ لینا شروع کر دی، جب روٹی لیتے لیتے عرصہ بیت گیا تو مرے دل میں خیال پیدا ہوا کتنے شرم کی بات ہے، ابھی تک نانبائی کو کچھ بھی نہیں دیا۔

اسی وقت مجھے کسی نے کہا! فلاں جگہ چلے جاؤ وہاں سے سونے کا ایک ٹکڑا ملے گا، وہ لے کر نانبائی کو دے دو میں اسی جگہ گیا واقعی وہاں سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا، میں نے وہ اٹھا کر نانبائی کو لا کر دے دیا۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی قسم کی غیبی امداد کے سہارے حضور غوث پاک کی طالب علمی کے دن گزرتے رہے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ آپ کے لئے ہر سہولت مہیا کر دیتا، سونے کے ڈھیر لگا دیتا، لیکن اس کی مرضی تھی کہ ریاضت کے معاملہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو، عبدالقادر صرف اسی پر بھروسہ کئے آگے بڑھے، چنانچہ اتنا ہی ملتا تھا جس سے بمشکل آپ کی ضرورت پوری ہوتی تھی اگر آپ کوئی ایسا قدم اٹھاتے جو آپ کی اونچی شان کے لائق نہ ہوتا تو فوراً آپ کو تنبیہ کر دی جاتی۔

ایک دفعہ چند طالب علموں نے آپ سے کہا:

چلئے **ابعقوبا** چلیں وہاں زمینداروں سے گندم مانگ کر لائیں گے۔

چونکہ اس وقت آپ کم عمر تھے اس لئے ان کے ساتھ روانہ ہو گئے، جب اس شہر میں پہنچے تو وہاں ایک شخص نے آپ کو پاس بلا کر کہا:

صاحبزادے! جو طالب حق ہوں نیک بخت ہوتے ہیں، وہ کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتے، تمہاری یہ شان نہیں کہ کسی سے گندم مانگو!

یہ بات سن کر آپ واپس تشریف لے آئے، کسی سے سوال نہ کیا۔

غرض قدم قدم پر آپ کا محاسبہ اور امتحان ہوتا تھا، اگر وہ چاہتا تو بے حساب رزق بے شمار دولت عطا فرما دیتا، جیسا کہ اس نے بعد میں دی مگر یہ زمانہ تو مجاہدہ وریاضت کا زمانہ تھا، اس لئے آپ کو خالص اور پارس بنانے کے لئے خوب تنگی دی جاتی تھی۔

5۔ استاد بھی روحانی مربی ہوتا ہے، حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بڑے ہی شفیق و مہربان اور روحانی تربیت فرمانے والے استاد تھے، مگر چونکہ یہ حضرت غوث الاعظمؒ کا بالکل ابتدائی اور تربیت کا زمانہ تھا، اس لئے وہ بھی تربیت کے تقاضوں کا ملحوظ رکھتے تھے، اور تکمیل باطن اور تزکیہ نفس کے لئے سختی سے پیش آتے تھے، اور ایسا برتاؤ کرتے تھے، جس میں مجاہدہ وریاضت کی شان نمایاں ہوتی ہے۔ آپ کو اس طرز عمل سے سخت کوفت ہوتی تھی، اور ذہنی صدمہ پہنچتا تھا، مگر آپ سب کچھ بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے سہتے تھے۔ کیونکہ پیش نظر روحانی ارتقاء اور باطنی عروج تھا اور وہ اسی طرح حاصل ہو سکتا تھا۔

حضرت حمادؒ حضور غوث اعظمؒ کے روشن مستقبل اور باطنی احوال و مقام سے واقف تھے اور جانتے تھے، وہ وقت آنے والا ہے جب عبدالقادر ولایت کے آسمان پر سورج بن کر چمکے گا، اور اس کی عظمت وسیادت کے آگے سب اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔

مگر طالب علم اس حقیقت سے نا آشنا تھے، انہوں نے جب دیکھا کہ استاد محترم اپنے ہونہار شاگرد عبدالقادر کو ڈانٹتے ہیں اور سختی فرماتے ہیں تو انہوں نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے، اور غلط فہمی کی بناء پر، حضور غوث اعظم کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔

حضرت حماد نے یہ صورت حال دیکھ کر ایک روز فرمایا۔

نالائقو! تم کیا جانو! عبدالقادر کیا چیز ہے؟ میں تو صرف آزمائش کے لئے اسے تکلیفیں دیتا ہوں لیکن وہ عزم وہمت کا پہاڑ ہے، اس میں لغزش نہیں آتی، تم اسے کیوں ستاتے ہو؟ تم میں تو اس جیسا کوئی بھی نہیں۔

6۔ مشکلات کو خاطر میں نہ لا کر حضور سیدنا غوث پاکؒ نے تمام علوم پر عبور حاصل کیا، علم وعمل میں سب پر سبقت لے گئے اور بغداد میں کوئی آپ کا حریف اور مد مقابل نہ رہا۔

جب ادھر سے فارغ ہوئے تو آپ نے تزکیہ نفس کے لئے باقاعدہ ریاضت کرنے کا منصوبہ بنایا، چنانچہ آپ نے پہلے پہلے تنہا رہنا شروع کیا، خلوت نشینی کے ساتھ ساتھ کم خوری اور کم خوابی کی عادت ڈالی، پھر مکمل طور پر ادھر ہی متوجہ ہو گئے اور عراق کے بیابانوں کی سیاحت شروع کر دی۔ دراصل سیاحت اور صحرا نوردی کا یہی وہ زمانہ ہے، جب آپ نے ریاضت کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی اور اپنے رب تک پہنچنے کے لئے خطرے کا ڈٹ کا مقابلہ کیا۔

پچیس سال آپ نے ان بیابانوں اور سنسان ویرانوں میں گزارے، ساگ پتے اور بوٹیاں کھا کر گزارہ کیا، ایک سال تک پانی بھی نہ پیا ایک سال ایسا بھی آیا جس میں سب کچھ ترک کر دیا، عبادت و ریاضت اور یادالٰہی کے سوا کسی چیز کی طرف دھیان نہ تھا۔

آپ نے تمام مخلوق سے تعلقات توڑ لئے، نہ آپ کسی کو پہچانتے تھے نہ کوئی آپ کو پہچانتا تھا۔

ایک دفعہ اسی دوران آپ کے پاس حضرت خضر علیہ السلام آئے اور فرمایا:

میرے ساتھ وعدہ کرو، جو حکم دوں اس پر عمل کرو گے:

آپ نے وعدہ کیا انہوں نے فرمایا: جب تک میں نہ آؤں یہیں کھڑے رہو:

یہ تاکید کر کے جناب خضر تشریف لے گئے اور آپ وہیں کھڑے ہو گئے، ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے نہیں ایک دن یا دو دن نہیں ایک مہینہ یا دو مہینے نہیں بلکہ پورا سال وہیں کھڑے رہے ایک سال گزرنے کے بعد جناب خضر علیہ السلام آئے اور آ کر فرمایا: اچھا ابھی تک یہیں کھڑے ہو میری واپسی تک دوبارہ اسی جگہ کھڑے رہو۔

ایک سال پھر گزر گیا تیسرے سال کے شروع میں پھر آئے اور یہی حکم دے کر پھر چلے گئے۔

جب تین سال پورے ہو گئے تو تشریف لائے اور آپ کو گلے سے لگا لیا، کھانا کھلایا اور آپ کی ہمت و ثابت قدمی کی تعریف کی۔

ابلیسی صفوں میں کھلبلی اور ان کی منصوبہ بندی:

ریاضت و مجاہدہ کی یہ بے نظیر اور ہمت و ثابت قدمی کی یہ انوکھی شان دیکھ کر شیطان کی جماعت میں صف ماتم بچھ گئی وہ رونے پیٹنے اور چیخنے چلانے لگے، سب جمع ہوئے سر جوڑ کر بیٹھے اور سوچنے لگے کہ اس بلند شان اور مستقل مزاج انسان کا راستہ کیسے روکا جائے اور اس کے روحانی ارتقاء کے آگے کیسے بند باندھا جائے، جو شخص اس کے روحانی ارتقاء کے آگے کیسے بند باندھا جائے، جو شخص اس مردانگی اور خود اعتمادی کے ساتھ میدان سلوک میں آیا ہے، اور استقلال و استقامت کے ساتھ آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے اور اس نے اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں اور باطنی صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا ہے۔ وہ تو پیکر نور بن کر نکلے گا اور رشد و ہدایت سے زمین کو بھر دے گا، عوام اس کی صحبت سے فیض پا کر انسان کامل بن جائیں گے اس صورت میں ہمارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ جائے گا اور ابلیسی جال ٹوٹ پھوٹ جائے گا اور اب تک انسانوں کو بہکانے کے لئے جو کام کیا ہے، سب ضائع ہو جائے گا۔

یہ سوچ کر انہوں نے اپنی کوششوں کے نتائج کو ثمر بار کرنے اور زوال سے بچانے کے لئے از سر نو سر گرم عمل ہونے کا فیصلہ کیا اور کہا:

اس عظیم انسان کے راستے میں روڑے، اٹکاؤ، ڈراؤ، دھمکاؤ، ڈراؤنی مکروہ اور بھیانک صورتوں میں ظاہر ہو کر اسے پریشان کرو اور یہاں سے بھگاؤ، اگر نہ بھاگے تو اسے مار ڈالو، اس کا وجود مستقبل کے لئے بہت بڑا خطرہ اور ابلیسی کاروائیوں اور قوتوں کے لئے پیغام موت ہے۔ شیطان کے دشمن کو فوراً ختم کر دو۔ شیاطین نے انتقامی کاروائی کا آغاز کر دیا، مگر حضور غوث اعظمؓ نے بڑی جرأت و ہمت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا، اور ہر موقع پر انہیں سر میدان پچھاڑا، اس سلسلے کے واقعات یہ ہیں۔

شیاطین سے کھلی جنگ:

حضور غوث اعظمؒ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

1۔ شیاطن میرے اردگرد اکٹھے ہو جاتے تھے اس موقعہ پر اللہ کی امداد میرے شامل حال ہوتی مجھے آواز سنائی دیتی؟ اے عبدالقادر اٹھ اور ان کی طرف قدم بڑھا!

میں جب اٹھ کر ان کی طرف بڑھتا تو وہ ڈر کے مارے دور بھاگ جاتے اور پھر میرے پاس آنے کی جرات نہ کرتے، صرف بڑا ابلیس اپنی جگہ پر کھڑا رہتا ایک دفعہ اس نے دانت پیس کر کہا۔

آپ نے میری جماعت کو بہت پریشان کر دیا ہے، آپ یہاں سے بوریا بستر گول کریں۔

میں نے پڑھا۔

"لا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم"

تو وہ بھاگ گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پھر آیا اور بولا:

واقعی آپ مجھ پر غالب آ گئے ہیں میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں، مجھے آپ اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔

میں نے اسے جھڑکا اور کہا: یہ سب تیری چالیں ہیں، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں!

اچانک ایک غیبی ہاتھ ظاہر ہوا اور اس زور سے اس کے سر پر لگا کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

تیسری بار وہ پھر آیا اس نے ہاتھ میں شعلے پکڑے ہوئے تھے وہ مجھے تکلیف پہنچانا چاہتا تھا کہ میری غیب سے امداد ہوئی ایک شہسوار نمودار ہوا جس نے مجھے تلوار دی ابلیس میرے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر بھاگ گیا۔

2۔ جب وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور حضور غوث پاک اس کے ہر وار سے بچ گئے تو اس نے باطن پر حملے شروع کر دیئے، جن کی کیفیت عام انسان نہیں سمجھ سکتا، کیونکہ روحانی غلبہ حاصل کئے بغیر کوئی شخص اپنے نفس کی صورت اس کی حرکات اور چالیں نہیں دیکھ سکتا نہ اسے اپنی اندرونی خامیاں اور بیماریاں نظر آتی ہیں، لیکن جب روحانی فتوحات حاصل کر کے اسے سیرت اور روشنی مل جائے تو وہ سب کچھ دیکھنے لگ جاتا ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔

حضور غوث پاک چونکہ اس میدان کے شہباز تھے اس لئے اس مرحلے پر بھی شیطان کا مقابلہ کرنے لئے تیار ہو گئے۔

سب سے پہلے شیطان نے آپ کے راستے میں دنیا کے پھندے بچائے، جب آپ کو پتہ چلا تو آپ ان کی طرف پوری قوت سے متوجہ ہو گئے اور ایک سال میں ان تمام کو توڑ کر رکھ دیا۔

اس نے تعلقات اور اسباب کے جال لگا دیئے، آپ نے ایک سال تک روحانی توجہ دے کر وہ بھی ناکارہ بنا دیئے۔

تیسری بار اس نے اور قسم کے جال پھینکے، یہ ارادے اور اختیارات تھے، آپ نے ایک سال تک ریاضت کر کے ان میں بھی آگ لگادی۔

پھر آپ نے نفس پر ایک نگاہ ڈالی، آپ نے دیکھا اس کے کچھ امراض باقی ہیں، ایک سال تک آپ نے ان پر نظر رکھی یہاں تک کہ نفس کے تمام امراض زائل ہو گئے۔

پھر آپ نے ایک سال تک ریاضت کر کے ہوئی وہوس کا جنازہ نکالا۔

اس کے بعد ہمزاد کی باری آئی، آپ نے مسلسل کوشش اور توجہ سے ایک سال کی مدت میں اسے بھی مسلمان کرلیا۔

روحانی راستے کی یہ وہ کٹھن گھاٹیاں اور دشوار گزار راہیں تھیں جنہیں طے کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں، لیکن اپ نے ہر گھاٹی کو بڑی شان کے ساتھ فتح کیا جب آپ تمام منزلوں سے آگے بڑھے تو راستہ صاف تھا۔

خود ارشاد فرماتے ہیں۔

میں باب التوکل یعنی توکل کے دروازے پر پہنچا، یہاں کافی بھیڑ تھی، میں ہمت کر کے آگے بڑھ گیا۔

اس کے بعد باب الشکر نظر آیا، یہاں بھی خاص بھیڑ تھی، میں یہاں سے بھی نکل گیا پھر باب التسلیم کو دیکھا یہاں بھی ہجوم تھا، اس کے بعد یکے بعد دیگرے فنا، قرب اور مشاہدہ کے دروازوں پر پہنچا اور ہر جگہ لوگوں کو موجود پایا۔ پھر میں سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھا میرے سامنے باب الفقر اتھا، یہ خالی پڑا تھا، یہاں کوئی موجود نہ تھا، میں اس کے اندر داخل ہو گیا، یہاں کی شان ہی نرالی تھی، میں نے وہاں ہر چیز کو موجود پایا جو میں نے خدا کے لئے ترک کی تھی، مجھے کنز اکبر اور العز الاعظم سے نوازا گیا، اور مجھے حیرت خالصہ بخشی گئی، یہاں مجھے وجود ثانی عطا ہوا۔ والحمدللہ۔

حضور غوث پاک کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تک رسائی حاصل کرنے کے لئے خلوص نیت سے انسان جو ریاضت ومجاہدہ اور مراقبہ کرتا ہے وہ بے اثر نہیں جاتا بلکہ جو کچھ چھوڑا ہوتا ہے، کامیاب ہونے کے بعد وہ بہتر صورت میں مل جاتا ہے، حضور غوث پاکؓ نے اپنے مولا کے لئے جو قربانیاں دی تھیں، نفس کو مغلوب کرنے کے لئے جو خواہشیں کچلی تھیں اور ریاضت کی خاطر جو چیزیں چھوڑی تھیں، فتح مند ہونے کے بعد آپ کو پہلے سے بھی بہتر صورت میں مل گئیں اور اپنے طور پر جن اختیارات سے دستبردار ہوئے تھے، وہ اعلیٰ ترین صورت میں عطا ہوگئی۔

حیرت انگیز عبادت وریاضت:

کسریٰ کے محل کے کھنڈرات میں ایک برج تھا، گیارہ سال آپ نے وہاں گزارے، چونکہ آپ نے یہاں لمبا قیام کیا اس لئے اس کا نام ہی ''برج عجمی'' پڑ گیا پندرہ سال تک آپ نے روزانہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن پاک ختم کیا شب بیداری اور رات کو عبادت کرنے کا سلسلہ تو آخری دم تک جاری رہا، چنانچہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کی نماز پڑھ کر عبادت وتسبیح میں مشغول ہو جاتے، اسی طرح ساری رات بیت جاتی اور آپ اسی وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے، اس عرصہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوتے۔

شیطان نے آپ کو منزل سے گرانے کے لئے ایک چال چلی وہ آپ کے اخلاص وثبات اور استقلال سے تنگ آ چکا تھا، اس لئے خطرناک وار

کرنے کے لئے تیار ہوگیا،اس نے مکر کا وہ پر پیچ جال پھینکا جس کے ذریعہ وہ بہت سے سالکوں کومنزل سے کر چکا تھا۔

حضور غوث پاکؒ نے دیکھا کہ دور افق پر روشنی پھیلی اور اس نے ہر جگہ کو منور کر دیا، پھر اس کے اندر سے آواز گونجی اے میرے بندے!

''میں تیرا رب ہوں، تو نے اطاعت و بندگی اور عبادت کا حق ادا کر دیا ہے، میں تجھ سے خوش ہو، جا میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا!

حضور غوث پاک نے جب آواز سنی تو فوراً پڑھا

"لا حول ولا قوة الا بالله"

اسی وقت روشنی تاریکی میں بدل گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا شیطان چیختا ہوا بھاگ گیا اور دور جا کر مخاطب ہوا۔

اے عبدالقادر تو بڑا دور اندیش ہے، اپنے علم کے ذریعے بچ گیا ورنہ میں تو اسی تدبیر اور جال سے بے شمار لوگوں کو بھٹکا چکا ہوں۔

آپ نے فرمایا: مردود! تو اب بھی مجھے دھوکہ دے رہا ہے، میں علم کے زور سے نہیں بلکہ اپنے رب کے فضل سے بچا ہوں، اسی کی رحمت نے مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھا ہے اس میں میرے علم اور دور اندیشی کو کوئی دخل نہیں ہے۔

یہ شیطان کا آخری حربہ تھا، جو اس نے استعمال کیا اور بری طرح ناکام رہا۔

حضور غوث اعظمؒ ہر میدان میں کامیاب ہو گئے روحانی منزلیں طے کر لیں، حقیقت و معرفت تک رسائی پالی، اور اس مقام پر پہنچ گئے جہاں انسان منارہ نور اور مرکز ہدایت بن جاتا ہے اس کی ذات میں وہ قوت وتاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنے فیض نگاہ اور صحبت کے انوار و اثرات سے ایک عالم کو فیض یاب کر سکتا ہے اور اپنے مصدر علم و عرفان سے روشنی بانٹ سکتا ہے۔

بغداد میں داخلے کا حکم:

حصول علم و عرفان اور تکمیل ذات کے بعد آپ کو حکم ہوا کہ اپنا فیض عام کرنے، صراط مستقیم کی طرف دعوت دینے، اور بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح وتطہیر اور دینی و روحانی قیادت کے لئے آپ بغداد تشریف لے جائیں، اور لوگوں کو خواب غفلت سے جگائیں، جو ضلالت و گمراہی کی وادی میں بھٹک رہے ہیں، اور نفس و شیطان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

چنانچہ حضور غوث اعظمؒ بغداد تشریف لے گئے، سب سے پہلے اپنے پرانے استاد محترم حضرت حماد کے پاس پہنچے جو آپ کی تربیت کے لئے زمانہ ماضی میں سخت جبر کیا کرتے تھے، مگر آج وہ بڑے پیار اور شفقت سے ملے، گلے سے لگالیا اور اس آفتاب ولایت کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئے پھر فرمایا۔

اے عبدالقادر! آج ہمارا چرچا ہے، لیکن کل ہر طرف تمہاری حکومت ہوگی، تو نے جو آلام و شدائد برداشت کئے ہیں جن مصائب و مشکلات کا ہمت وجرات کے ساتھ مقابلہ کیا ہے، انہوں نے تجھے باکمال اور عظیم انسان بنا دیا ہے۔ مستقبل قریب میں تم کائنات پر حکومت کرو گے، غوثیت کبریٰ کا تاج تمہارے سر پر رکھا جائے گا، اور سارے اولیاء تیرے حضور گردنیں جھکا دیں گے۔ بے شک خدا کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

مواعظ غوثیہ

کپڑوں سے میل اور دلوں سے گناہ دھو ڈالو

اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ، یہ برا ساتھی ہے۔ یہ حسد ہی تھا، جس نے ابلیس کا گھر برباد کیا، اس کو ہلاک کیا اور اس کو دوزخی بنایا اور اس کو خدائے بزرگ و برتر اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کی مخلوق کا ملعون بنایا۔ کسی سمجھدار آدمی کے لیے حسد کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے جبکہ اس نے ارشاد سن لیا ''ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی روزی ان میں بانٹ دی ہے یا وہ لوگوں پر اس چیز سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنی مہربانی سے دی۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

اے صاجبزادے! حسد کے بارے میں علماء ربانی کا فرمان کس قدر انصاف کرنے والا ہے کہ بندہ حسد اپنے ساتھی ہی سے شروع کرتا ہے۔ پس اسی کو مارتا ہے اور حسد کرنے والا اپناہ بہ خدائے بزرگ و برتر، خدا کے ساتھ اس کے فعل پر اور اس کی تخلیق پر اور اس کی تقسیم پر بھی جھگڑا کرتا ہے۔

بلاشبہ میں اپنی بات میں تم سے اور تمہارے گھروں کے مال و اسباب اور تمہارے تحفوں سے بے نیاز ہوں۔ چنانچہ جب تک میں اس امر پر قائم رہوں گا انشاء اللہ میری بات سے تم کو فائدہ پہنچے گا، جب تک بات کرنے والے کی نظر تمہاری روٹیوں، کپڑوں اور جیبوں پر رہے گی، تمہیں اس کی بات سے فائدہ نہ ہوگا۔ جب ک وہ تمہارے (چولہے کے) دھوئیں اور تمہارے کوچہ کو تکتا رہے گا تمہیں اس کی بات سے فائدہ نہ پہنچے گا۔ اس کی بات ایسا چھلکا ہوگی جس میں مغز نہیں، ایسی ہڈی ہوگی جس پر گوشت نہیں، تلخی ہوگی بلا مٹھاس، صورت ہوگی بلا معنی، طمع کرنے والے کی بات حرص اور رورعایت سے خالی نہیں ہوتی۔ اس کو ڈر کی وجہ سے مخالفت پر قدرت نہیں ہوتی۔ طمع کرنے والا طمع کے حروف کی طرح خالی ہے۔ ''طمع'' کے حروف ''ط'' اور ''م'' اور ''ع'' سب کے سب نقطوں سے خالی ہیں۔

غلطی کی تلافی کرلو:

اے اللہ کے بندو! سچے بنو۔ یقیناً فلاح پا جاؤ گے۔ سچا (اللہ کی بندگی سے) پھرا نہیں کرتا۔ اللہ کو ایک کہنے میں سچا ہونے والا اپنے نفس جو اس کا شیطان ہے کہ بات پر (اللہ کے دروازے سے) لوٹا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نیکیوں کی محبت میں سچا ہوتا ہے۔ سچا ملامت پر

کان نہیں دھرتا اور نہ یہ اس کے کان میں سماتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے بندوں میں سے نیکیوں سے پکی محبت میں سچا کسی منافق ملعون ومبغوض کی بکواس پر اپنے کام سے باز نہیں آتا۔ سچا (اپنے دوست اور دشمن کو) پہچانتا ہے اور جھوٹا نہیں پہچانتا۔ سچے کی ہمت آسمان تک بلند ہوتی ہے۔ کسی کی ایسی ویسی بات کو خاطر میں نہیں لاتا۔ بلاشبہ خدائے بزرگ و برتر کو اپنی بات پر قدرت ہے۔ جب تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا تجھے اس کے قابل بنادے گا۔

اے عالم! اگر تیرے پاس علم کے پھل اور اس کی برکت سے کچھ ہوتا تو نفس کے مزوں اور لذتوں کی خاطر بادشاہوں کے دروازوں کی طرف کبھی نہ دوڑتا۔ عالم کے وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے جن سے لوگوں کے دروازوں کی طرف دوڑے اور زاہد کے وہ ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے لوگوں کا مال لے اور محب کی وہ آنکھیں ہی نہیں ہوتیں جن سے محبوب کے سوا کسی کو دیکھے اور سچا اگر ساری مخلوق سے بھی ملے تو اسے ان کی طرف نگاہ کرنا جائز نہیں۔ چونکہ اس کیلئے محبوب کے سوا کسی پر نظر کرنا حال ہی نہیں، نہ اس کے سر کی آنکھوں میں دنیا بڑی معلوم ہوتی ہے اور نہ اس کے سر کی آنکھوں میں آخرت بڑی ہوتی ہے اور نہ اس کے سر کی آنکھوں میں اللہ کے سوا کوئی بڑا نظر آتا ہے۔

اے صاحبزادے! منافق کی پہچان اس کی زبان اور سر سے ہوتی ہے اور سچے کی پہچان اس کے دل سے ہوتی ہے اور اس کے باطن کا بھید خدائے بزرگ و برتر کے دروازہ پر ہوتا ہے اور باطن اللہ کے حضور دروازہ پر کھڑا چیختا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اندر داخل ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم! خدائے بزرگ برتر کے دروازے کی راہ تم خود نہیں جانتے دوسروں کو کس طرح بتاؤ گے اور تم خود اندھے ہو، اپنے سوا کسی اور کی لاٹھی کس طرح تھامو گے۔ تمہاری خواہش اور تمہاری طبیعت اور تمہاری اپنے نفس کی پیروی اور تمہاری اپنی دنیا۔ اپنی ریاست اور اپنی لذتوں کی محبت نے تمہیں اندھا کر رکھا ہے۔ تمہاری خرابی ہو تمہیں دنیا میں رہنا محبوب ہے مگر تمہارے کوئی چیز ہاتھ نہ آئے گی۔ اپنی دکان پر اپنی نماز کو کب ترجیح دو گے؟ آخرت کو اپنی دنیا پر کب مقدم رکھو گے؟ اپنے خالق کو ایسی مخلوق پر کب مقدم رکھو گے اور اپنے نفس کی بجائے سائل کو کب ترجیح دو گے؟ خدائے بزرگ و برتر کے حکما کو اور اس کی منع کی ہوئی چیز سے رکنے کو اور اس پر جو مصیبتیں آتی ہیں ان پر صبر کو اپنی خواہش اور عادت پر کب ترجیح دو گے؟ لوگوں کا کہنا ماننے کی بجائے اس کا کہا ماننے کو کب مقدم رکھو گے؟ عقل دیکھو، تم ہوس میں پھنسے ہو، ایسے باطل کی جس میں حق نہیں، ایسے ظاہر کی جس میں باطن نہیں، ایسے علانیہ کی جس میں سر نہیں۔ جب تک گناہ ظاہر جسم پر ہیں میری طرف قدم بڑھاؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے دل تک پہنچ جائیں۔ پھر تم اصرار کرو اور اصرار میں مشغول رہو تو کافر بنو۔ غلطی کی تلافی کرلو، تھوڑی (زندگی یا تکلیف) سے بڑی (زندگی یا تکلیف) کو محفوظ کرلو۔ جب تک رسی کے دونوں کنارے تمہارے ہاتھوں میں ہیں تلافی کرلو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں اگرچہ ستر مرتبہ دن میں پھر کرے۔ جب تم نے رسول کرمؐ سے سن لیا اور ان کی بات پر عمل کیا اور آپ کے اصحاب کی پیروی کر کے آپ کے ساتھ بہتر برتاؤ کیا تو تمہارے دل کو تمہارے خدائے بزرگ و برتر کے سامنے کریں گے اور انکا کلام تمہیں سنوائیں گے جس کی طاعت اور عبودیت اللہ کی خاطر ثابت ہو جاتی ہے۔ وہ اللہ کی کلام سننے پر قادر ہو جاتا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان اور تمام نبیوں پر درود رحمت ہو، اپنی قوم کے پاس آئے، ان کے پاس توریت تھی جس میں امر اور نہی تھی۔ لوگوں نے کہا، ہم اسے قبول نہ کریں گے جب تک ہم اللہ کا چہرہ نہ دیکھ

لیں اور اس کا کلام نہ سن لیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: اپنی ذات کو تو اس نے مجھے بھی نہیں دکھایا پھر تمہیں کیسے دکھا دوں، اس پر وہ کہنے لگے کہ جب آپ نہ اس کا منہ دکھائیں اور نہ اس کا کلام سنوائیں ہم اس کی بات کیسے مان لیں۔ تب خدائے بزرگ و برتر نے موسیٰ اور ہمارے نبیؐ ان پر درود و رحمت ہو کو وحی کی کہ ان کو کہہ دیجئے کہ اگر ان کا میرا کلام سننے کا ارادہ ہے تو تین دن روزے رکھیں، جب چوتھا روزہ ہو خوب نہائیں اور پاک کپڑے پہنیں۔ پھر ان کو لے کر آ جاؤ، تا کہ میرا کلام سنیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو اس بات کی خبر کردی، پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر پہاڑی کے اس مقام پر آئے جہاں وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنے خدائے بزرگ و برتر سے باتیں کیا کرتے تھے اور انہوں نے اپنی قوم کے عالموں اور پرہیز گاروں میں سے ستر آدمی لیے۔ جب حق تعالیٰ ان سے مخاطب ہوئے تو سب کے سب بے ہوش ہو کر مر گئے۔ موسیٰ، ہمارے نبی اور ان پر درود و رحمت ہو اکیلے رہ گئے اور رو کر عرض کی اے پروردگار! آپ نے میری امت کے بہترین لوگوں کو مار دیا۔ اللہ کو ان کے رونے پر رحم آیا تو انہیں اللہ نے زندہ کر دیا۔ وہ اپنے پاؤں پر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا موسیٰ علیہ السلام، ہمیں اللہ تعالیٰ کا کلام سننے کی طاقت نہیں، آپ ہی ہمارے اور ان کے درمیان واسطہ بنئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتے اور موسیٰ علیہ السلام ان کو سناتے اور ان کے لیے دہراتے جاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام محض اپنے ایمان کی قوت اور اپنی طاقت اور اپنی عبودیت کے ظاہر ہونے کی بناء پر اللہ تعالیٰ کا کلام سننے پر قادر ہوئے اور وہ لوگ محض اپنے ایمان کی کمزوری کی بناء پر اللہ تعالیٰ کا کلام سننے پر قادر نہ ہو سکے۔ پس اگر وہ توریت میں آئے ہوئے اللہ کے احکام کو قبول کر لیتے اور امر و نہی میں اطاعت کرتے اور ادب کرتے اور جو کیا اس کے کہنے کی جرأت اور تحریک نہ کرتے تو خدائے بزرگ و برتر کا کلام سننے پر قادر ہو جاتے۔

اپنے مولیٰ کی اطاعت میں ہر طرح کوشش کرو اور کوشش کرو کہ تم نہ دینے والے کو دو اور توڑنے والے سے جوڑو۔ اپنے پر ظلم کرنے والے کو معاف کر دو اور کوشش کرو کہ تمہارا بدن بندوں کے ساتھ ہو اور تمہارا دل بندوں کے پروردگار کے ساتھ ہو اور کوشش کرو کہ سچے بنو، جھوٹے نہ بنو اور کوشش کرو اخلاص برتو نفاق نہ برتو۔ لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہا کرتے تھے: اے بیٹے! لوگوں سے دکھاوا نہ کرو کہیں خدائے بزرگ و برتر سنے۔ ایک بدکار دل سے نہ ملو کہ تمہاری خرابی ہو۔ دو منہ، دو زبانوں اور دو کانوں والے مت بنو کہ اس کے سامنے کچھ اور اس کے سامنے کچھ۔ میں مسلط ہوا ہوں ہر جھوٹے منافق دجال پر، مسلط ہوا ہوں، خدائے بزرگ و برتر کے نافرمان پر، جن میں سب سے بڑا ابلیس ہے اور سب سے چھوٹا بداعمال۔ میری جنگ ہے تم سے اور ہر گمراہ سے۔ گمراہ کنندہ اور باطل کی طرف دعوت دینے والے سے۔ ان پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے مدد لیتا ہوں۔ نفاق تمہارے دل پر جم گیا ہے، تمہیں اسلام، توبہ اور زنار (کفر) توڑنے کی ضرورت ہے۔ عقل سیکھو، جب تمہارے دل سے غبار چھٹ جائے گا تو دیکھو گے اور تھوڑی دیر بعد تمہیں خبر ہو جائے گی، جس نے میری بات سنی اور اس پر عمل کیا اور اخلاص برتا وہ مقربین میں سے بنا۔ تمہاری خرابی ہو، اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اپنے دلوں سے اس کے سوا اوروں کی طرف متوجہ ہوتے ہو۔ مجنوں کو جب لیلیٰ سے سچی محبت ہوگئی تو اس کا دل لیلیٰ کے سوا کسی کو قبول نہ کرتا تھا، ایک دن لوگوں کے پاس سے گزرا ہوا تو انہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ کہا لیلیٰ کے پاس سے، کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا لیلیٰ کی طرف کا۔

اپنے مال سے کمائی کرو، تم جھوٹ نہ بولو، تمہارے دو دل نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ جس چیز سے بھی بھر جائے گا پھر اس میں دوسری نہیں سما سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے، جس دل میں خالق کی محبت ہوگی صحیح نہیں ہوگا کہ اس میں دنیا اور آخرت ہو۔ اللہ سے نا آشنا رہنا

غاق برپا کرتا ہے اوراس سے آشنا ایسا نہیں کرتا۔ احمق خدائے بزرگ و برتر کی نافرمانی کرتا ہے اور عاقل اس کی اطاعت کرتا ہے۔ بغض رکھنے والا نافرمانی اور محبت رکھنے والا اطاعت کرتا ہے۔ دنیا اکٹھی کرنے کی حرص کرنے والا دکھاوا کرتا اور نفاق برتا کرتا ہے اور کوتاہ امید ایسا نہیں کرتا۔ موت کو بھلا دینے والا دکھاوا کرتا ہے اور یاد رکھنے والا دکھاوا نہیں کیا کرتا۔ غافل دکھاوا کرتا ہے اور بیدار دکھاوا نہیں کرتا ہے۔ اولیاء اللہ کو (غیبی فرشتہ) متنبہ کرتا اور (غیبی) معلم تعلیم دیتا ہتا ہے اور حق تعالیٰ وسائل ان کے لیے مہیا فرما دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اگر پہاڑ کی چوٹی پر بھی ہوگا تو اللہ اس پر (غیبی) عالم متعین فرمائے گا جو اس کو (مرضیات الٰہیہ کی) تعلیم دیتا رہے گا۔ نیکوں کی باتیں مستعار لے کر ان پر اپنا دعویٰ کر کے باتیں نہ کیا کرو۔ مانگی چیز چھپا نہیں کرتی۔ اپنے مال سے کمائی کرو، مانگی چیز سے نہیں۔ اپنے ہاتھ سے کپاس کاشت کرو، اسے اپنے ہاتھ سے پانی دو اور اس کی اپنی کوشش سے پرورش کرو، پھر اس کو بن لو، سی لو اور پہن لو۔ دوسروں کی ملک اور دوسروں کے کپڑے پر مت اتراؤ، جب دوسروں کا کلام لے کر بات کروگے اور اس کو اپنا بتاؤ گے تو نیکوں کے دل تم سے نفرت کریں گے۔ جب تجھے فعل نصیب نہیں تو قول بھی تیرے مناسب نہیں۔ ظاہر ہے حکم کا تعلق عمل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اپنے نفس کے واعظ بنو:

اے صاحبزادے! فرشتے حرص اور طمع اور لایعنی قسم کی بہ سی باتوں کے لکھنے کے سوا کسی بات سے نہیں اکتاتے۔ بلکہ جس کا دل حق تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو لامحالہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی ڈرنے لگتے ہیں۔ اس کا دل اس کے ڈر سے بجھ جاتا ہے تو پاؤں بھی وہی تاثر لیتے ہیں۔ چنانچہ فرشتے راحت واکرام میں رہتے ہیں۔ تمہاری باتیں ایک پر دوسری گناہوں کے ڈھیر ہیں، جن کی عاقبت بھی مہمل ہے۔ تم یہ جانے بغیر باتیں کیے جاتے ہو کہ فائدہ مند ہوں گی یا نقصان دہ۔ موت سے خبردار رہو تمہارے لیے موت سے فرار نہیں۔ تم جس کہنے سننے اور لایعنی کاموں میں لگے ہوا نہیں چھوڑ دو۔ اپنی لمبی لمبی امیدوں کو کوتاہ کرو اور حرص کو کم کرو۔ اس واسطے کے عنقریب تمہیں مرنا ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہیں یہیں بیٹھے بیٹھے موت آ جاتی ہے، یہاں تک تو اپنے پاؤں پر چل کر آئے تھے اب تمہارے گھر کی طرف جنازہ اٹھایا جاتا ہے۔ صحیح ایمان والا اپنی جان سے بدلہ لے کر اطمینان حاصل کرتا ہے، جب اس کی جان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے کہتا ہے، میں نے تو تجھے نصیحت کی مگر تم نے قبول ہی نہ کی۔ او نہ جاننے والی او نہ ماننے والی، او اللہ کی دشمن! میں نے تجھے اس چیز سے ڈرایا تو تھا جو کوئی اپنے نفس سے باز پرس، کھود کرید اور خیر خواہی نہیں کرتا کبھی فلاح نہیں پاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کا خود واعظ نہ بنے اس کو کسی واعظ کا واعظ نفع نہیں دیتا۔ جو فلاح چاہے، اپنے نفس کو نصیحت کرے، اس کو توبہ سکھائے اور مجاہدہ کرائے۔ زہد یہ ہے کہ پہلے حرام چیزوں کو چھوڑے، پھر خدشہ والی چیزوں کو چھوڑے، پھر مباح چیزوں کو چھوڑے، پھر ہر حالت میں خالص حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔ غرض کوئی چیز نہ رہے، جسے چھوڑ نہ دے۔ حقیقی زہد یہ ہے، دنیا چھوڑے، آخرت چھوڑے، خواہشات ولذات چھوڑے، غرض کوئی چیز نہ رہے جسے چھوڑ نہ دے۔ حالات ودرجات، کرامات اور مقامات طلب کرنا چھوڑے اور خالق کائنات کے سوا ہر چیز کو چھوڑے۔ حتیٰ کہ خالق بزرگ و برتر کے سوا کوئی نہ رہے جو ہماری منتہیٰ اور غایت مقصود ہے۔ اسی کی طرف پھر جانے میں سارے کام درست ہیں۔ باتیں کرنے والوں میں سے کوئی اپنے دل سے بات کرتا ہے، کوئی اپنے باطن سے بات کرتا ہے اور ان میں سے کوئی اپنے نفس

اور اس کی خواہش اور اس کے شیطان کی بات کرتا ہے۔ ایمان والے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ پہلے سوچتا ہے پھر بات کرتا ہے، نفاق والا پہلے بات کرتا ہے پھر سوچتا ہے۔ مومن کی زبان اس کی عقل اور دل کے پیچھے (ماتحت) ہوتی ہے اور منافق کی زبان اس کی عقل اور دل کے آگے ہوتی ہے۔ اے ہمارے اللہ! ہمیں ایمان والوں میں کر اور نفاق والوں میں نہ کر اور ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔

مومن کی فراست سے ڈرو:

جب دل کتاب و سنت پر عمل کرتا ہے تو نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔ جب نزدیکی حاصل ہوتی ہے تو بندہ فائدہ اور نقصان کو اور خدائے بزرگ و برتر کے لیے اور اس کے ماسوا کیلئے اور حق کیلئے اور باطل کیلئے کیے کام کو جان اور دیکھ لیتا ہے۔ جب مومن کے لیے نور ہوتا ہے جس سے دیکھتا ہے تو صدیق مقرب کا کیا پوچھنا مومن کیلئے ایک نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو اس واسطے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ عارف مقرب کو بھی ایک نور عطا ہوتا ہے جس میں وہ اپنے قدرے بزرگ و برتر سے اپنے نزدیکی کو دیکھتا ہے اور خدائے بزرگ و برتر کو اپنے دل سے دیکھتا ہے۔ سو فرشتوں کی روحوں اور نبیوں کی روحوں اور صدیقین کے دلوں اور ان کی روحوں اور ان کے حالات اور مقامات کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سب چیزیں اس کے دل کے درمیان اور باطن کی پاکیزگی میں ہوتی ہیں اور وہ ہمیشہ اپنے پروردگار کے ساتھ فرحت میں ہوتا ہے اور یہ ایک واسطہ ہے جو اس سے کہتا ہے اور مخلوق میں بکھیر دیتا ہے۔ بعض ان دونوں میں زبان اور دل دونوں کے فصیح ہوتے ہیں اور بعض ان میں دل کے فصیح مگر زبان کے لکنت والے ہوتے ہیں اور منافق زبان کا فصیح اور دل کا گونگا ہوتا ہے۔

اس کا سارا علم زبان میں ہوتا ہے اور اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جس کا مجھے اپنی امت کے بارے میں ڈر ہے، زبان کا فصیح منافق ہے۔

تھوڑے پر قناعت کرو:

اے صاحبزادے! جب تم میرے پاس آ ءتو اپنے عمل اور نفس سے نظر اٹھا کر آیا کرو۔ نادار مفلس آیا کرو، جب تم اپنے عمل اور نفس کو دیکھتے ہوئے آؤ گے تو اس (نعمت) سے محروم رہو گے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔ تمہاری خرابی ہو، مجھ سے اس لیے بغض رکھتے ہو کہ میں حق بات کہتا ہوں اور تمہاری حقیقت کھول دیتا ہوں۔ مجھ سے تو دشمنی میں بغض رکھتا ہے اور مجھ سے وہی ناواقف ہے جو خدائے بزرگ و برتر سے ناواقف ہے، زیادہ بات اور تھوڑا عمل کرنے والو ہو اور مجھ سے وہی محبت کرے گا جو خدائے بزرگ و برتر سے واقف، بہت عمل کرنے والا اور تھوڑی بات کرنے والا ہو۔ مخلص مجھ سے محبت کرتا ہے اور منافق مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ سنی مجھ سے محبت کرتا ہے اور بدعتی مجھ سے بغض رکھتا ہے، اگر تم مجھ سے محبت کرو گے تو اس کا سارا فائدہ تمہیں ہی پہنچے گا اور اگر تم مجھ سے بغض رکھو گے تو اس کا سارا نقصان تمہیں ہی پہنچے گا۔ میں تو لوگوں کی تعریف اور برائی کو کچھ بھی نہیں جانتا، زمین کی سطح پر کوئی نہیں جس سے میں ڈروں یا کوئی امید رکھوں۔ جنوں، انسانوں، حیوانوں، زمین پر رینگنے والوں اور پیدا ہونے والی کسی بھی چیز سے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے میں نہیں ڈرتا۔ اللہ جتنا مجھے اطمینان دلاتا ہے اتنا ہی ڈر بڑھتا ہے کیونکہ وہ جو چاہے کر ڈالے، جو کرے اس سے کوئی پوچھ نہیں اور باقی سب سے پوچھ ہونی ہے۔

اے صاحبزادے! اپنے بدن کے کپڑے دھونے میں نہ لگے رہو کہ تمہارے دل کے کپڑے میلے کچیلے پڑے رہیں۔ پہلے دل کو دھوؤ، پھر کپڑوں کو دھوؤ، دونوں کی دھلائی اور پاکی اکٹھی کرو۔ اپنے کپڑوں کی میل دھوؤ اور اپنے دل کو گناہوں سے دھوؤ، کسی بھی چیز سے دھوکہ نہ کھاؤ اور مغرور نہ ہو چونکہ تمہارا پروردگار جو چاہے کرسکتا ہے۔ کسی بزرگ سے نقل ہے کہ وہ اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے گیا اور کہا اے بھائی! آؤ، ہم اپنے متعلق علم الٰہی پر رو دیں۔ (کہ نہ معلوم ہمارے خاتمہ کے متعلق کیا طے فرمایا ہے) اس بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی۔ حقیقت میں وہ عارف اللہ تھے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا تھا کہ تم میں سے ایک جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک دو ہاتھ کا فاصلہ ہے (یعنی مرنے میں) کہ تقدیر کا لکھا غلبہ کرتا ہے اور جہنمیوں (یعنی کفر) کا عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک جہنمیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور آگ کے درمیان صرف ایک دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ تقدیر کا لکھا غلبہ کرتا ہے اور وہ جنتیوں کے عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ جنت میں چلا جاتا ہے (الحدیث) تمہارے بارے میں اللہ کا علم اس وقت ظاہر ہوسکتا ہے جب تم اپنے پورے دل اور اپنی پوری ہمت سے اس کی طرف رجوع کرو اور اس کی رحمت کے دروازہ کو لازم پکڑ لو۔ اپنے اور اپنی لذتوں کے درمیان ایک لوہے کی دیوار کھڑی کردو اور قبر اور موت کو اپنے سر کی آنکھوں اور اپنے دل کے پیش نظر رکھو اور خیال رکھو کہ خدائے بزرگ و برتر کی نظریں تمہاری طرف ہیں اور وہ تمہیں جانتے ہیں اور تمہارے پاس موجود ہیں اور فقر کو امارت سمجھو اور افلاس پر راضی رہو اور (اللہ کی) حدود کی حفاظت کے ساتھ تھوڑے پر قناعت کرو اور یہی شریعت کے حکموں کی تعمیل ہے اور منع کی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہے۔

آقا کے سامنے اختیار اور ارادہ نہیں ہوتا:

جو بھی تقدیر سے تم پر وارد ہو اس پر صبر کرو جب تم اس پر قائم ہو جاؤ گے تو اپنے پروردگار سے ملو گے اور اپنے باطن سے حضوری پاؤ گے۔ اس وقت تم پر ایسی چیزیں کھلیں گی جن کو تم یقین کی نگاہ سے دیکھو گے اور صبر کرو گے۔ جیسا امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر (غیب کا) پردہ اٹھا دیا جائے تو میرے یقین میں اضافہ ہوگا (یعنی چھپی چیزوں کا جو یقین اس وقت حاصل ہے وہ مشاہدہ کے یقین سے کم نہیں ہے)

کسی شخص نے پوچھا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا: میں ایسے پروردگار کی پرستش ہی کرنے والا نہیں ہوں جس کو میں نے دیکھا نہ ہو، کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ کہا اگر اس کو نہ دیکھتا تو کبھی کا پاش پاش ہو جاتا۔ اگر کوئی کہے، اس کو دیکھنے کی کیا ضرورت ہے تو میں کہوں گا کہ جب بندہ کے دل سے خلق نکل جاتی ہے اور حق تعالیٰ کے سوا باقی کچھ نہیں رہتا تو جس طرح چاہتا ہے، دکھاتا ہے اور نزدیک کرتا ہے۔ باطن سے ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے ظاہر سے اور ایسے دیکھتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا۔ (اگر چہ دونوں کے دیکھنے میں بہت فرق ہے مگر نوعیت ایک ہے) جس طرح وہ چاہتے ہیں اپنے آپ کو اس بندہ کو دکھاتے ہیں، نزدیک کرتے ہیں، اس سے نیند کی حالت میں بات کرتے ہیں اور کبھی بیداری میں بھی اس کے دل اور باطن سے بات کرتے ہیں۔ کبھی اس کے وجود کو قبض کر لیتے ہیں تو اللہ کو اس کی شان ظاہری پر دیکھتا ہے اور ایک دوسرے معنی بھی دیتا ہے جس سے اسکی صفات، اس کی کرامات اس کے فضل و احسان اور اس کے لطف و کرم کو دیکھتا ہے۔ اس کے حسن سلوک اور آغوش حفاظت کو دیکھتا ہے جس کی عبودیت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ مجھے خود کو دکھا، مجھے (فلاں چیز) دے، فنا اور مستغرق ہو جاتا ہے۔ اس لیے بعض بزرگ جو اس درجہ کو پہنچ گئے تھے، کہتے تھے مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا، کیا اچھی بات کہی جس نے کہا۔ میں اس کا بندہ ہوں اور بندہ کو آقا کے سامنے اختیار اور ارادہ نہیں ہوتا۔ ایک

شخص نے ایک غلام خریدا اور یہ غلام دیندار اور نیک تھا، پھر (گھر پہنچ کر) پوچھا: اے غلام! کیا چیز کھانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا جو کھلا دو، پھر کہا کون سا کام کرنا پسند کرتے ہو؟ کہا جس کا آپ حکم فرمائیں تو وہ شخص رو پڑا اور کہنے لگا، خوشخبری ہو تمہیں اگر میں اپنے پروردگار کے ساتھ ایسے ہوتا جیسے تم میرے ساتھ ہو تو غلام نے کہا اے میرے آقا! کیا غلام کو آقا کے سامنے ارادہ اور اختیار رہتا ہے؟ کہنے لگا تم اللہ کیلئے آزاد ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس رہو تا کہ میں اپنی جان اور مال سے تمہاری خدمت کروں، بے شک جو اللہ کو پہنچان لیتا ہے اس کیلئے ارادہ اور اختیار باقی نہیں رہتا اور یہی کہتا ہے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا۔ اپنے کاموں اور اپنے سوا اوروں کے کاموں میں تقدیر سے نہیں لڑتا۔

توبہ کے ذریعے صلح کرو:

اے اعتراض کرنے والو! اے لڑنے جھگڑنے والو! اے بے ادبو! سنو اور مجھ سے سنو کیونکہ میں اس گروہ میں سے ہوں جنہوں نے انبیاء سے ادب سیکھا ہے، ان کی پیروی کرنے والوں اور ان کی سیرت کو بلند کرنے والوں میں سے ہوں۔ جس کتاب اور سنت کی موافقت کا حکم کرتا ہوں پھر ہر اس (ولی کامل کی موافقت کا) جس کو ایسا دل ملا ہے جس کو اللہ سے نزدیکی حاصل ہے اور اس پر میرے کہے (بے ادبی اور تقدیر سے جھگڑا) کا اندیشہ نہیں۔ ایسے اللہ کے بندے شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں جو مخلوق خدا سے بے رغبتی اختیار کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام پڑھنے سے جی لگاتے ہیں تو لامحالہ ان کے دل اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے اور نزدیکی والے ہوتے ان کا عمل ہوگا اور اس کا پتہ ان کا علم۔ سارے اعمال اچھی اور بری صورتیں قبول کریں گے۔ پرہیزگاری کی کنجی توبہ کرنا اور اس پر قائم رہنا اور خدائے بزرگ و برتر سے نزدیکی کی کنجی ہے اور توبہ ہی بھلائی کی اصل اور فرع ہے۔ اسی واسطے بزرگوں نے اس سے کسی بھی طرح کاہلی نہیں برتی۔ اے (خدا سے) پیٹھ پھیرنے والو! توبہ کرو، اے نافرمانو! اپنے پروردگار سے توبہ کے ذریعہ صلح کرو۔ یہ دل خدائے بزرگ و برتر کے قابل نہ ہوگا جبکہ اس میں ذرہ بھر بھی دنیا اور مخلوق میں سے کسی ایک کا طمع موجود ہو۔ پس اگر تم اسے صحیح کرنا چاہتے ہو تو ان دونوں چیزوں کو اپنے دلوں سے نکال باہر کرو اور اس سے تمہارا نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ جب تم واصل باللہ ہو جاؤ گے تو تمہارے پاس دنیا اور مخلوق (دونوں خود خادم بن کر) آئیں گے اور تم اللہ کے ساتھ اس کے دروازہ پر ہو گے۔ یہ آزمودہ چیز ہے، دنیا سے کنارا کرنے والے اور اسے چھوڑنے والے اور پرہیزگار سب آزما چکے ہیں۔

اے صاحبزادے! تمہارے لیے نیک عمل، نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ میں خدائے بزرگ و برتر کیلئے اخلاص لازم ہے، اس تک پہنچنے سے پہلے اس سے عہد لے لو۔ یہ عہد کیا ہے؟ یہی اخلاص، توحید، اہل سنت والجماعت (کے عقائد) اور صبر و شکر، تسلیم (ورضا بخدا) اور مخلوق کو چھوڑنا اور (محض) اس کو ڈھونڈنا اور دوسروں سے منہ پھیرنا اور اپنے دل اور باطن سے خدا کی طرف منہ کرنا۔ پس (اگر تم ان باتوں کے پابند ہو جاؤ تو عہد کے مطابق حق عالیٰ) لامحالہ تمہیں دنیا میں نزدیکی عطا کریں گے اور سب سے بے نیازی اور اپنی محبت اور اپنا شوق اور آخرت میں تمہیں اپنی نزدیکی اور اپنی نعمت سے وہ چیزیں دیں گے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر گزریں۔ اس لیے اپنے پروردگار سے تعلق قائم کرو، پھر جب شیطان تمہارے پاس آئے گا، تمہیں پھرائے اور تمہیں بدلے تو تم اللہ سے فریاد کرو، جیسے تم سے پہلے لوگ فریاد کرتے رہے۔ اپنا عمل سنوارو، پھر اپنے پروردگار سے حسن ظن رکھو، اس سے حسن اس کا کہا ماننے کے ساتھ رکھو۔ وہ تمہارے بہت سے کام سنوار دے گا۔ خدا بزرگ و برتر سے اور اس کے نبیوں سے اور اس کے رسولوں سے اور اس کے بندوں سے حسن ظن رکھو، اس میں بڑی بھلائی ہے۔

ذکر کی مجلسوں میں بیٹھو:

اے صاحبزادے! تو صوفی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور تو گندا ہے۔ صوفی وہ ہے جس نے اللہ کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کر کے اپنے باطن اور ظاہر کو (ہر میل کچیل سے) صاف کر لیا۔ انہی دو چیزوں سے صفائی بڑھے گی اور وہ اپنے وجود کے سمندر سے نکلے گا اور اپنے ارادہ اور اختیار کو چھوڑے گا۔ جس کا دل صاف ہو جاتا ہے اس کے اور اس کے خدائے بزرگ و برتر کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اس طرح) سفیر بن جاتے ہیں جس طرح (ان کے اور اللہ کے درمیان) وحی حق کے سلسلہ میں جبریل علیہ السلام تھے۔ اور یہ ہر قول اور فعل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہوتی ہے، جب بندہ کا دل صاف ہو جاتا ہے تو نبی کریم ﷺ کو دیکھتا ہے۔ کسی بات کا اس کو حکم فرماتے ہیں اور کسی چیز سے اس کو منع کرتے ہیں۔ وہ سارے کا سارا دل بن جاتا ہے اور جسم معزول ہو جاتا ہے۔ سرتا پا باطن ہو جاتا ہے، بلا ظاہر اور صفا بلا کدورت سب کا دل سے نکال دینا گویا پہاڑوں کا اکھاڑنا ہے۔ جس کیلئے مجاہدوں کے کدالوں، مصائب و آفات پر صبر و تحمل اور آفات و بلیات کو زائل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

خبردار! ایسی چیز نہ طلب کرو جو تمہارے ہاتھ نہ پڑے، خوشخبری ہو تمہارے لیے کہ تم سیاہ و سفید (احکام شریعت) پر عمل کرو اور (سچے) مسلمان بن جاؤ۔ خوشخبری ہو تمہارے لیے کہ قیامت کے دن مسلمانوں کی جماعت میں آ جاؤ اور کافروں کی ٹولی میں نہ رہو۔ خوشخبری ہو تمہارے لیے کہ جنت کی زمین اور اس کے دروازہ پر بیٹھنا مل جائے اور جہنم والوں میں نہ ہو۔ تواضع کرو، تکبر نہ کرو، تواضع بلند کرتی ہے اور تکبر پست کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کی، اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے۔ اللہ کے ایسے بندے (اب بھی) موجود ہیں جو پہاڑوں کے باہر نیک اعمال کرتے ہیں، ایسے اعمال جیسے کہ پہلوں نے کیے اور خدائے بزرگ و برتر کے سامنے تواضع کرتے اور کہتے، ہمارا کوئی عمل نہیں جو ہمیں جنت میں داخل کر دے۔ اگر ہمیں جنت میں داخلہ مل گیا تو خدائے بزرگ و برتر کی رحمت سے اور اگر ہمیں جنت میں داخل نہ فرمایا گیا تو یہ بھی اس کا انصاف (کہ فی الفور ہم اس کے قابل نہ تھے) وہ ہر وقت اس کے سامنے اخلاص کے پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں (نیک اعمال سے خالی سمجھتے ہوئے اور اس کی نگاہ عفو و کرم کا انتظار کرتے ہوئے) توبہ کرو اور اپنی کوتاہی کو مان لو۔ توبہ اللہ تعالیٰ کی (دی ہوئی) زندگی ہے۔ اللہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد بارش سے زندہ کرتا ہے اور دلوں کو موت کے بعد توبہ اور بیداری کے ساتھ زندہ کرتا ہے۔

اے نافرمانو! توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہو۔ اے مردہ دلو! ہمیشہ خدائے بزرگ و برتر کو یاد کرو اس کی کتاب کی تلاوت کرو، اس کے رسول کی سنت کی پیروی کرو اور ذکر کی مجلسوں میں حاضر رہتے رہو۔ یقیناً یہ چیز تمہارے دلوں کو اس طرح زندہ کر دے گی جیسے مردہ زمین کو بارش پڑنے سے زندگی مل جاتی ہے۔ ذکر کی ہمیشگی دنیا اور آخرت میں نجات کا سبب بنتی ہے۔ جب دل صحیح ہو جاتا ہے تو اس میں ذکر دائمی قائم ہو جاتا ہے۔ اس کے سارے دل اور اس کی اطراف میں لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل اپنے خدائے بزرگ و برتر کو یاد کیا کرتا ہے۔ یہ اس کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میراث میں ملتی ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے تھے۔ ایک بزرگ کے پاس ایک تسبیح تھی، جس سے اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک رات تسبیح پڑھتے پڑھتے سو گئے مگر وہ ان کے ہاتھ میں رہی، اچانک (لوگوں نے دیکھا کہ) وہ ان کے ہاتھ میں چل رہی ہے۔ بغیر اس کے کہ وہ اسے چلائیں اور ان کی زبان سے سبحان اللہ، سبحان اللہ نکل رہا ہے۔ اللہ والوں کا سونا اونگھ کے غلبہ سے ہوتا ہے اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ رات

کے کچھ حصہ میں بہ تکلف سوتے ہیں تا کہ اس سے رات کے بقیہ حصہ میں جاگنے کیلئے مدد ملے۔ وہ نفس کو اس کا حق دیتے ہیں تا کہ اسے سکون ملے اور تکلیف نہ ہو۔ ایک بزرگ کی تو یہ شان تھی کہ رات میں نیند کو بلایا کرتے اور اس کا بلاضرور سامان کیا کرتے۔ کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو کہا، مجھے خدائے بزرگ و برتر اپنا دیدار کراتے ہیں۔ سچ بات کہی، کیونکہ سچا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک سونے میں تھی کہ خدائے بزرگ و برتر کے مقرب پر ہر وقت (اس کی حفاظت کیلئے) فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ اگر وہ سوجاتا ہے تو اس کے سر کے قریب اور پاؤں کے پاس بیٹھے رہتے ہیں اور اس کی آگے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں۔ شیطان ایک طرف رہتا ہے۔ مقرب کو اس کے پاس ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ اللہ کی حفاظت میں سوتا اور اللہ کی حفاظت میں ہی جاگتا ہے۔ اس کی حرکت اور سکون اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم کو ہر حال میں اپنی حفاظت میں رکھ اور ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی اور آگ کے عذاب سے بچا۔

دل جب صحیح ہو جاتا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ یعنی کاموں (جن میں نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا) کو چھوڑ دے لا یعنی کاموں میں مشغول ہونا (دنیا) طلب کرنے والوں اور ہوس کرنے والوں کا (پیشہ) ہے۔ محروم وہ ہے جس نے وہ نہ کیا جس کا (اللہ کی طرف سے) حکم کیا گیا تھا۔ یہی اصل محرومی، پوری بیزاری اور مکمل سقوط ہے۔ اے صاحبزادے! حکم کی تعمیل کرو۔ منع کی ہوئی چیز سے باز رہو اور (مشیت ایزدی) کی موافقت کرو، پھر بلا چوں و چرا خود کو دست تقدیر کے حوالہ کر دو۔ یہ جانتے ہوئے کہ تمہارے خدائے بزرگ و برتر کی نظر خود تمہاری اپنی نظر سے بہتر ہے، اس کی عطا پر قناعت کرو اور اس پر شکر میں لگے رہو اور اس سے زیادہ نہ طلب کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے لیے خیریت کس چیز میں ہے۔ زہد، زاہدوں اور فرمانبرداروں کی راحت ہے، زہد کا بوجھ بدن پر اور معرفت کا دل پر ہوتا ہے اور قرب کا بوجھ باطن پر ہوتا ہے۔ زہد اختیار کرو، قناعت کرو، شکر کرو اور اپنے خدائے بزرگ و برتر سے راضی رہو۔ اور اپنے نفس سے راضی نہ رہو، دوسروں کے ساتھ حسن ظن رکھو، دوسروں کا غم چھوڑ دو اور اپنے نفس کے ساتھ حسن ظن مت رکھو۔ لذتوں کو چھوڑ دو، اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بہت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد رسائی ہوتی ہے اور جو اس مقام تک پہنچ جائے وہ زمین میں حق تعالیٰ کا نائب اور اس میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے۔ یہ بھیدوں کا دروازہ ہے۔ اس کے پاس دلوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں جو حق تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ یہ چیز مخلوق کی عقل سے بالا ہے جو اس سے ظاہر ہوتا ہے، اس کے پہاڑ کا ایک ذرہ ہے اور اس کے سمندر کا ایک قطرہ ہے اور اس کی روشنی سے ایک چراغ ہے۔ اے میرے اللہ! میں آپ سے عذر کرتا ہوں اور اس کی قدرت کہاں؟ لیکن جب میں اس درجہ تک پہنچ گیا تو تم سے غائب ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ میرے دل کے مقابلہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی جو اس کی طرف عذر کرے اور اس سے محفوظ رکھے۔ یہ دل جب صحیح ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دروازے پر اپنے پاؤں جما لیتا ہے تو تکوین کے صحرا اور اس کی دواروں پر گر پڑتا ہے اور اس میں کبھی اپنے کلام سے ہوتا ہے اور کبھی اپنی ہمت سے اور کبھی اپنی نظر سے (یہ سب) اللہ تعالیٰ کا فعل ہو جاتا ہے اور وہ ایک طرف علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بقایا کو وہ باقی رکھتا ہے۔ تم میں تھوڑے ہیں جو اس کی مانیں اور تم سے اکثر اس کو ایمان سے جھٹلاتے ہیں۔ یہ ولایت ہے اور اس پر عمل کرنا منتہی ہے۔

وظائف غوثیہ

حضرت شیخ وجیہہ الدین یوسف بغدادیؒ نے اپنی کتاب ''مناقب طیب'' میں لکھا ہے کہ میں نے سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اور ادو وظائف اوران کی تاثیر کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ اوراد و وظائف کی تاثیرات برحق ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ پڑھنے والے کی قوت ایمانی اعلیٰ درجہ کی ہو۔ شرک سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔ تقدیر پر پختہ ایمان ہو، لطافت طبع اور رقت قلب کے ساتھ ساتھ پنجگانہ نماز کی پابندی ہو، تہجد کی نماز کا بھی اہتمام کیا جائے، اکثر باوضو رہا جائے، عمل شروع کرنے سے پہلے صدقہ وخیرات کرنا بھی لازمی ہے۔ پڑھنے والے کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بے پناہ ادب اور محبت ہو، ان کی اطاعت کا جذبہ موجزن ہو۔ اگر پڑھنے والے میں مسکین نوازی، ایثار، صبر وثبات، صداقت اور دیانت موجود ہو تو وہ رحمت حق سے اور زیادہ قریب ہوگا۔

جعفر بن سعید بغدادیؒ برکات الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں ماہ ربیع الاول (۵۴۱ھ) میں سریر آرائے مسند ارشاد تاجدار بغداد، محبوب سبحانی، قطب ربانی، سلطان الاولیاء، غوث الثقلین سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ وہ وقت تھا کہ حضرت شیخ محترم اپنی ہمت، اپنے استقلال اور اپنے دل کی نورانیت کے ساتھ خدمت خلق میں مشغول تھے۔ حضرت کی ذات والا کو آسمان عظمت کے ستاروں میں مہر درخشاں کی حیثیت حاصل تھی۔ قطبیت کبریٰ کا مرتبہ آپ کو حاصل ہو چکا تھا۔ آپ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ ہدایت پر لا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا:

''حضرت آپ مجھے ایسا عمل تلقین کیجئے جو میرے دینی اور دنیاوی مقاصد کیلئے مفید ہو۔'' حضرت نے فرمایا: ''صاحبزادے! تحمل اور شدائد کا عادی ہو جا، توحید سے محبت کر، ہمیشہ پاک وطاہر رہ، نماز تہجد سے غافل نہ ہو، عبادت میں خشوع وخضوع پیدا کر، صدقہ وخیرات میں تاخیر نہ کر، عمل بالقرآن اور اتباع سنت کا خیال رکھ، مال حرام سے اجتناب کر، ذکر الٰہی سے محبت کر، ادب رسول اللہ اور محبت رسول ﷺ کا سرمایہ حاصل کر، صداقت و ریاضت کو سامنے رکھ، اس کے بعد عمل کی تاثیر تیرے لیے ہوگی۔'' اس کے بعد فرمایا:

حضورؐ کے توسل سے التجا کرو:

جب تیرے دل میں کوئی آرزو پیدا ہو، بعد نماز مغرب دو رکعت نماز نفل پڑھ سلام کے بعد حق تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر۔ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ پڑھ، اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود شریف پڑھ، پھر یہ سلام عرض کر:

"السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین"

پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ النعمتھا علی:

اس کے بعد حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے باری تعالیٰ کی جناب میں اپنی التجا پیش کرے۔

وسعت رزق کیلئے:

شیخ نجیب الدین بغدادی نے "تذکرہ الکرام" میں لکھا ہے کہ شیخ عفیف الدین سے مجھے ایک خاص عمل پہنچا ہے۔ یہ عمل وسعت رزق، وسعت علم، دفع سحر، حفاظت حمل اور تزکیہ قلب کیلئے فائدہ بخش ہے۔

اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود پڑھ کر یہ کلمات کہے جائیں:

اللھم انی اسئلک علما نافعاً و رزقاً و اسعاً و عملاً متقبلاً و شفاء من کل داء

ہر مقصد کیلئے مفید عمل:

یہ پڑھنے کے بعد سر بسجدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کی جائے۔ شیخ عفیف الدین اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "۱۱ ربیع الاول ۵۴۱ھ کو میں نے سیدنا حضرت ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ سے درخواست کی کہ حضور آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو ہر آرزو اور ہر مقصد کے لیے مفید ہو۔

آپ نے فرمایا: نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو، ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھو پھر سلام کے بعد ایک سو بار یہ کلمات کہو:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اس کے بعد حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود شریف پڑھو پھر گیارہ بار یہ سلام پڑھا جائے:

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ برکاتہ

السلام علیک یا رسول اللہ

السلام علیک یا خیر خلق اللہ

السلام علیک یا شفیع المذنبین

السلام علیک و علی آلک و اصحابک اجمعین

سحر کا اثر توڑنے کیلئے:

حضرت یعقوب بن اسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ''انوار السالکین'' میں لکھا ہے کہ محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے اورادو وظائف میں یہ عمل فقیر کے علم ویقین میں نہایت مجرب ہے، ادائیگی قرض، وسعت رزق اور پرہیزگاری کیلئے، سحر کا اثر دور کرنے کیلئے، برق کے طوفان سے محفوظ رہنے کیلئے، ترقی علم اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے نہایت مفید ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے، بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد اللہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھو اللہ'' پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر سر بسجدہ ہو کر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ کلمات ادا کیے جائیں۔

اللھم انت ربی وانا عبدک یا ربی رحمتک والتمس رضوانک

اللھم نجنی من عذابک وافتح لی ابواب رحمتک یا ارحم الرحمین

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے باری تعالی کی جناب میں التجا پیش کی جائے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ بغدادیؒ، شیخ وجیہہ الدین یوسف اور شیخ نجیب الدین عبدالقاہرؒ نے اس عمل کی بہت تعریف بیان کی ہے۔ ''بحر المعانی'' میں اس عمل کا نام ''عملِ غوثیہ'' لکھا ہے۔ فقیر کے نزدیک یہ عمل ہر آرزو اور ہر مقصد کیلئے مفید ہے۔ فقیر نے اس عمل کو جتنی بار پڑھا تیر بہدف پایا۔

پریشانیوں کے عالم میں:

کسی شخص کی دریافت کرنے پر سرکار غوث الاعظمؒ نے فرمایا اگر پریشانیوں کا ہجوم ہو تو یہ طریق عمل اختیار کرو۔ پہلے سورہ فاتحہ سات مرتبہ، پھر سورہ الم نشرح سات مرتبہ، پھر سورہ اخلاص سات مرتبہ، پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھو پھر سر بسجدہ ہو کر یہ الفاظ کہو:

یا قاضی الحاجات و یا کافی المھمات و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا رافع الدرجات و یا شافی الامراض و یا مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین

پھر یہ الفاظ کہو:

یا عالم ما فی الصدر اخرجنی من الظلمات الی النور

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے درگاہ الٰہی میں اپنی حاجت خشوع وخضوع کے ساتھ پیش کی جائے۔

زیارت رسولؐ کیلئے:

کسی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوسکتی ہے چونکہ پوچھنے والا صالح اور دیندار شخص تھا، اکثر باوضو رہتا تھا، نماز کا پابند تھا اور تہجد کا عادی، اس کی عبادت میں خشوع وخضوع کی جھلک موجود تھی اور دل میں محبت رسول کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ غوث

پاک کواس کے ان اوصاف کا علم تھا اس لیے آپ نے اسے مشورہ دیا کہ دوشنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد کامل طہارت اختیار کرو، نیا لباس پہنو، خوشبو استعمال کرو، مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی التجا کرو، خشوع وخضوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھو:

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ، الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ اللھم صلی علی محمد تحب و ترضاہ ..

اس کے بعد سو جاؤ، انشاء اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

آسودہ حالی کے لیے:

ایک سائل کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اگر آسودہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان یہ کلمات روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھو۔

سبحان اللّٰہ و بحمدہ، سبحان اللّٰہ العلی العظیم، و بحمدہ استغفر اللّٰہ

خطرہ سے نجات:

عزت وحیات کیلئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس صورت میں آپ نے ذیل کے کلمات سو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے:

بسم اللّٰہ الذی لا یضر مع اسمہ شیۃ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم.

رزق کی زیادتی کیلئے آپ نے یہ دعا فرمائی ہے:

اللھم اعطنی رزق کثیراً یا مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین.

استخارہ غوثیہ:

''مفتاح الکرامات'' میں ''استخارہ غوثیہ'' کے نام سے ایک استخارہ درج ہے۔ شیخ نجیب الدین لکھتے ہیں:

اگر کسی کام کے سلسلہ میں آپ صحیح طور پر نتیجہ معلوم کرنا چاہیں تو استخارہ غوثیہ پڑھیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز با جماعت ادا کریں، ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھیں، پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اللھم انی استخرک بعلمک و اسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر والا اقدر واتعم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیرلی ناقدرہ لی ویسرلی وان کنت تعلم ان ھذا لا مر شرلی ناصر نہ عنی یا ارحم الراحمین.

یہ دعا پڑھنے کے بعد سو جائیں، کام کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں، ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ

پڑھیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں، مندرجہ ذیل درود شریف کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبر کاتہ السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلی آلک واصحابک اجمعین، اللھم صلی علی محمد کما تحب و ترضاہ .

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمنی، یا بشیر بشرنی، یا خبیر اخبرنی، یا بین بین لی.

اس کے بعد سو جائیں اور کسی سے بات چیت نہ کریں، انشاء اللہ کام کے نتیجہ سے خبر مل جائے گی۔

دنیا سے بے رغبتی ملے گی:

ایک شخص کے دریافت کرنے پر غوث اعظمؒ نے فرمایا منازل طریقت طے کرنے کیلئے شرک سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیے بہترین راہ عمل یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھے، پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے۔

لا معبود الا اللہ، لا مقصود الا اللہ، لا موجود الا اللہ

ان کلمات کے پڑھنے کا اثر یہ ہوگا کہ ماسوا سے بے تعلقی پیدا ہو جائے گی اور ذکر الٰہی سے دل کو لذت حاصل ہوگی۔ بعض اہل معرفت نے اس عمل کو مراقبہ توحید بھی لکھا ہے۔ اس عمل کے پڑھنے والوں کو عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ دل پر کسی کا رعب نہیں بیٹھتا۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ اس عمل کی تعریف میں لکھتے ہیں:

اس سلسلہ میں فقیر کا مشاہدہ یہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے کبھی کبھی شرح صدر بھی ہو جاتا ہے۔ معرفت کیلئے اس درویش کا سینہ کھل جاتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ معرفت کیلئے کھول دے اس سے خوش نصیب ہونے میں کیا شبہ ہے۔ "فھو علی نور من ربہ" (وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے)۔ اگر اس عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ہدایت الٰہی، توفیق راہ اور رفیق سالک ہو جاتا ہے اور سینہ میں معرفت کا شور جوش زن ہوتا ہے، دل میں صداقت وحقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اعلان حق کیلئے ہمت عالی مل جاتی ہے، ریاضت ومجاہدہ کیلئے عزم راسخ مل جاتا ہے، تنہائی، بے کسی اور بے سروسامانی کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دل کو راحت ملے گی:

ایک سائل کے جواب میں غوث اعظمؒ نے فرمایا کہ انشراح قلب ایک نعمت ہے اس کیلئے طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یہ دو رکعت بہ نیت انقطاع از ماسوا اللہ ورجوع الی اللہ پڑھے جائیں، پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں، پھر گیارہ بار الم نشرح پڑھیں۔

اس کے بعد غوث اعظمؒ نے فرمایا:

انشراح قلب کیلئے ایک راہ عمل یہ بھی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اکیسویں رات، تیسویں رات، پچیسویں رات، ستائیسویں رات اور انیسویں رات کو ذکر الٰہی کریں تا کہ شب کو خدا کی برکتیں حاصل ہوں۔ تہجد کی نماز بھی روزانہ پڑھیں، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، کھانا کم کھائیں کہ اس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو گفتگو کم کریں، اس سے دل کو راحت محسوس ہوتی ہے۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ نے ''انوار السالکین'' میں لکھا ہے کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا: زندگی کے تفکرات سے نجات پانے کیلئے یہ عمل مفید ہے:

لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحی و یمیت وهو علی کل شئی قدیر.

پھر تین بار یہ پڑھے:

یسبح له ما فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم

پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں:

اللهم افتح لی ابواب رحمتک یا رحم الراحمین، اللهم استجب هذا دعائی بجاه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم

شیخ وجیہہ الدین بغدادیؒ لکھتے ہیں: فقیر کے تجربہ میں رنج اور اضطراب سے نجات حاصل کرنے کیلئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔

طالب معرفت کا عمل:

شیخ نجیب الدین بغدادیؒ عبدالقاہر سہروردی ''مناقب الحبیب'' میں لکھتے ہیں:

سیدنا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ نے ایک طالب معرفت سے فرمایا: سالک کیلئے ضروری ہے کہ سوائے فرائض و واجبات و سنن کے کچھ اوراد و وظائف جو تزکیہ نفس کیلئے بے حد مفید ہیں، ضرور پڑھے۔ خاص طور پر نماز تہجد اور نماز اشراق لازم ہے اور بوقت فجر سنت و فرض کے درمیان اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھے اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، وبحمدہ استغفر اللہ ضرور پڑھے، اس عمل سے بے نظیر روحانی قوت نصیب ہوتی ہے۔

شیخ عفیف الدین ''کشف الاسرار'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے بہت سے اعمال اور وظائف اس فقیر کو مرحمت فرمائے۔ یہ عمل فقیر کے تجربہ میں نہایت زود اثر ہے۔ اگر آپ کا دل بے حد پریشان ہے اور آپ سکون دل کے آرزومند ہیں تو سب سے پہلے تین بار لاحول ولا قوۃ الا اللہ العلی العظیم پڑھیں، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد ''**اللهم طهر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابداً یا اللّٰه، یا اللّٰه**'' گیارہ بار پڑھیں، اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں:

لا فاعل الا الله ولا موجود الا الله یا الله یا فعال یا فتاح یا باسط

(''غوث اعظم'' امان اللہ خان ارمان سرحدی)

آپ کی دعائیں:

آپ کی دو دعائیں بہت مشہور ہیں جو آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے۔ ذیل میں وہ دعائیں اور ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد روک دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی اطاعت وعبادت کرنے والوں میں سے کردے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعے سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑا ہو سکیں۔ ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے۔ ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں عیبوں کی زندگی سے پاک وصاف کردے۔ ایسا علم چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اوامر ونواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ہمیں ایسا فہم عطا کر جس سے ہم تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دنیا وآخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کردے، ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کردے۔ ہمارے افکار کے قدم شبہات کے موقعہ پر پھسلنے سے اور ہماری نفسانیت کے پردوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوات سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکیوں کے ساتھ مٹادے۔ اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں اور تمام اہل سخاء ہم سے منہ موڑنے لگیں اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا والی اور مددگار بن، اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا۔ کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے، جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائیں۔

اے اللہ! اسے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

☆☆☆ ❁ ☆☆☆

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایماندار کو ستانا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت اللہ کے شہید کردینے سے کئی گناہ زیادہ گناہ ہے۔

نادان! جب کسی سخی مرد سے معاملہ کرے تو با ادب رہ، اجرت اور غنا طلب نہ کر، بے ادبی کے بغیر اور بے مانگے دونوں چیزیں مل جائیں گی۔ جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے گا کہ تم نے حرص، طلب اور بے ادبی کو ترک کردیا ہے تو دوسرے لوگ جو تم سے معاملہ رکھنے والے ہیں ان کو بھی الگ کردے گا اور تمہیں خوشحال کر کے ان سے بلند جگہ پر بٹھادے گا۔ اللہ تعالیٰ اعتراض کرنے والے اور نزاع کرنے والے کی مصاحبت نہیں کرتا۔ جو شخص تقدیر الٰہی کی موافقت کرتا ہے اس کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مصاحبت رہتی ہے۔ عارف الٰہی اللہ ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ نہیں، اسی کا موافق ہوتا ہے غیر کا نہیں۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

آپ کی دعائیں:

آپ کی دو دعائیں بہت مشہور ہیں جو آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے۔ ذیل میں وہ دعائیں اور ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد روک دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی اطاعت وعبادت کرنے والوں میں سے کر دے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعے سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑا ہو سکیں۔ ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے۔ ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں عیبوں کی زندگی سے پاک وصاف کر دے۔ ایسا علم چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اوامر ونواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ہمیں ایسا فہم عطا کر جس سے ہم تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دنیا وآخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کر دے، ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کر دے۔ ہمارے افکار کے قدم شبہات کے موقعہ پر پھسلنے سے اور ہماری نفسانیت کے پردوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوات سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکیوں کے ساتھ مٹا دے۔ اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں اور تمام اہل سخاء ہم سے منہ موڑنے لگیں اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا والی اور مددگار بن، اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا۔ کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے، جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائیں۔

اے اللہ! اسے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

☆☆☆ ❁ ☆☆☆

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایماندار کو ستانا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت اللہ کے شہید کر دینے سے کئی گناہ زیادہ گناہ ہے۔

نادان! جب کسی سخی مرد سے معاملہ کرے تو باادب رہ، اجرت اور غنا طلب نہ کر، بے ادبی کے بغیر اور بے مانگے دونوں چیزیں مل جائیں گی۔ جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے گا کہ تم نے حرص، طلب اور بے ادبی کو ترک کر دیا ہے تو دوسرے لوگ جو تم سے معاملہ رکھنے والے ہیں ان کو بھی الگ کر دے گا اور تمہیں خوشحال کر کے ان سے بلند جگہ پر بٹھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اعتراض کرنے والے اور نزاع کرنے والے کی مصاحبت نہیں کرتا۔ جو شخص تقدیر الٰہی کی موافقت کرتا ہے اس کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مصاحبت رہتی ہے۔ عارف الٰہی اللہ ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ نہیں، اسی کا موافق ہوتا ہے غیر کا نہیں۔

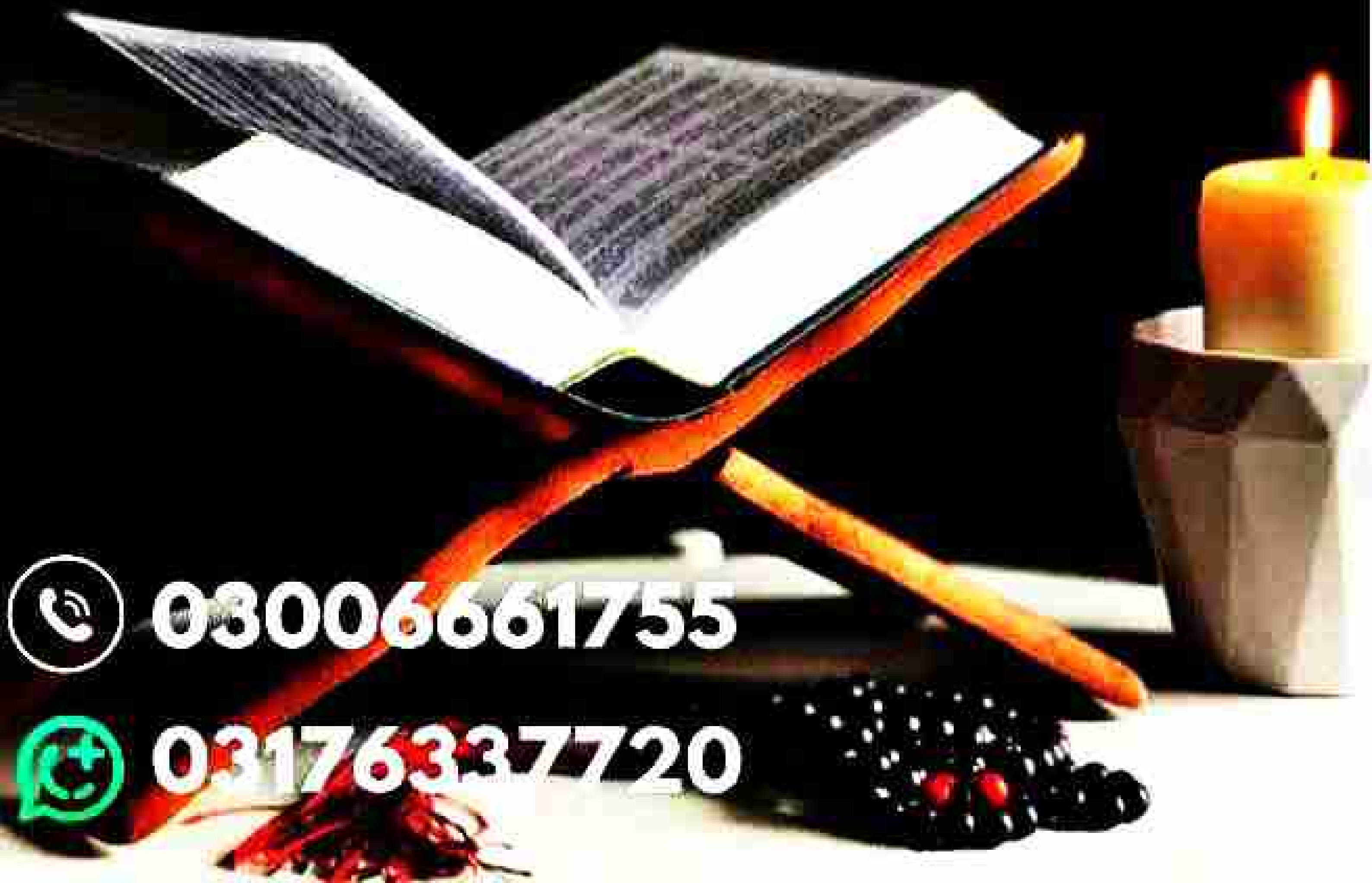
وہ نظر کرم مجھ پہ بھی یا غوثِ جلی ہو
جو چور پہ پڑ جائے تو دم بھر میں ولی ہو

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے سنہری موقع




فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث
پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع
03006661755
03176337720

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات
عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

1. وسیلۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
2. گریہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
3. عشق خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم
4. اطاعت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
5. شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ
6. راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
7. لفظ ولی کا معنی و مفہوم
8. عقیدت کے پھول
9. آئینہ جمال کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم
10. بنا کے مصور نے توڑا قلم
11. محبت اور علامات محبت
12. صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد
13. عشق است امام من
14. راحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
15. پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم
16. نور الھدیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
17. عجب چیز ہے لذت آشنائی
18. شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
19. صاحب الجود والکرم صلی اللہ علیہ وسلم
20. اسلام میں دل جوئی کا مقام
21. اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
22. کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
23. وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم
24. جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
25. کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
26. وبالوالدین احسانا
27. آنچہ خوباں ہمہ دارند
28. اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
29. اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
30. عطائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
31. تبسم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
32. آداب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
33. کلام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
34. اخلاق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
35. یاد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
36. محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
37. گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
38. در محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
39. کمالات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
40. حیات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
41. صورت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
42. سیرت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
43. فرمان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
44. معجزات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
45. بزم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
46. محب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
47. عکس حسن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
48. تعظیم و توقیر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
49. اوصاف محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
50. ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
51. آمد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
52. رفعت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
53. عشق صدیق رضی اللہ عنہ
54. عشق بلال رضی اللہ عنہ
55. عشق اویس رضی اللہ عنہ
56. عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
57. عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
58. میرا محبوب کتنا حسیں ہے
59. صحابہ کا مقام عشق
60. افتئو منون ببعض الکتاب
61. علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
62. بکھری زلفیں پریشان چہرہ
63. فان امنوا بمثل ما امنتم به